QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amiR
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

کنز المدارس بورڈ کے درسِ نظامی کے امتحانی پرچہ جات کا بلوم ٹیکسانومی کی روشنی میں تجزیہ اور پرچہ سازی کا مجوزہ ماڈل

An Analysis of Dars-e-Nizami Examination Papers of Kanz-ul-Madaris Board in Light of Bloom's Taxonomy and a Proposed Assessment Model

Muhammad Sohail Nazar
MBA Executive, Department of Management Sciences, Times University Multan; MPhil research scholar, Department of Philosophy, BZU, Multan
Email: sohail.shq1@gmail.com; **ORCID**: 0000-0003-3127-0620
Dr. Hafiz Ahmed Saeed Rana
Post-Doctoral Researcher (Arabic); M.Phil Scholar (Education), National College of Business Administration & Economics (NCBA&E), Multan, Pakistan
Email: hafizahmadsaeed90@gmail.com; **ORCID:** 0000-0002-0572-5428

Submission Date: 20 October 2026
Review Date: 27 October 2026
Acceptance Date: 06 November 2026
Publication Date: 09 November 2026

Article Link: https://alamir.com.pk/index.php/ojs/article/view/369

Abstract

A question paper is the most constrictive communiqué that a board communicates to its teachers and students about the requirements of effective learning. This study examines the cognitive demands of the examination papers of the Kanz-ul-Madaris Board Pakistan for its students of Dars-e-Nizami curriculum. A corpus consisting of 250 question papers, which have been set from 2023 to 2026 and contain 12,449 items, has been compiled for analysis from the board's annual and supplementary examination papers for twelve levels. Two tiers of analysis have been used in this study: (i) a census of the structure of the corpus and the vocabulary of the cognitive operations required by the items, and (ii) item-by-item coding of a stratified cluster sample of 24 papers (1,200 items) using the revised Bloom taxonomy based on an eight-rule protocol.The census results show an unusually uniform architectural pattern: 97.6% of the papers follow the same architecture of 25 + 20 + 5, all papers contain a page-referenced source table, and 135 printed marks are assigned against 100 attemptable marks. Significantly, the Urdu word for analysis does not occur in any of the items in the corpus. In the coded sample, the distribution is 82.0% remembering, 9.1% understanding, 8.8% applying, and 0.1% each for analyzing and evaluating, while there is no item at the creating level; by printed marks, the distribution is 68.8%, 20.7%, 10.0%, and 0.6%. Contrary to intuition, the peak of applying occurs at the intermediate Khassa level (35%) and falls to 6.7% at the highest Aalimiyya level. Another result is that 8.3% of the items in comparable cells repeat verbatim across different years. It can be concluded that the constraint is not the curriculum, which is argumentative in nature, but the absence of a table of specifications and absence of cognitive weighting in the mandate. Therefore, the study proposes a comprehensive, arithmetically verifiable assessment model: a revision of the 20 + 40 + 40 mark structure, level-specific Bloom weightings, mandatory table of specifications, internal-choice mechanism to

preserve the mandated weighting against the choice of student, and the permission to introduce new material in the paper to make higher order items compatible with the board's directive that questions be selected from the prescribed text. A specimen paper designed according to the proposed model is attached below.

Keywords: Bloom's taxonomy, Dars-e-Nizami, madrasa assessment, table of specifications, Kanz-ul-Madaris Board, content analysis, higher-order thinking, internal choice.

1۔ تمہید

تعلیمی نظام میں امتحان کو عموماً تدریس کے بعد آنے والا مرحلہ سمجھا جاتا ہے، حالانکہ عملاً معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ طالبِ علم یہ دیکھ کر پڑھتا ہے کہ پرچے میں کیا پوچھا جاتا ہے، اور استاذ یہ دیکھ کر پڑھاتا ہے کہ طالبِ علم کو کس چیز کا سامنا کرنا ہے۔ اس لیے امتحانی پرچہ صرف پیمائش کا آلہ نہیں بلکہ تدریس کی سمت متعین کرنے والا سب سے مؤثر دستاویزی فیصلہ ہے۔ متعدد مطالعات میں اسی رجحان کی نشان دہی کی گئی ہے کہ امتحان اگر محفوظات تک محدود رہے تو درس گاہ میں بھی رٹے ہی کو تقویت ملتی ہے۔1

درسِ نظامی کا نصاب اسی اعتبار سے ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ اصولِ فقہ، منطق، علم الکلام، بلاغت اور فقہ کی امہات کتب اپنی داخلی ساخت ہی میں دعویٰ، دلیل، اعتراض، جواب اور ترجیح پر قائم ہیں۔ نورالانوار، التوضیح والتلویح، شرح العقائد، مختصر المعانی اور الہدایہ جیسی کتب پڑھانے والا استاذ روزانہ اسی ذہنی عمل سے گزرتا ہے جسے جدید تعلیمی اصطلاح میں تجزیہ اور تقویم کہا جاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ مدارس کا امتحانی پرچہ اس علمی سرمائے کی پیمائش بھی کرتا ہے، یا محض محفوظات کی بازیافت پر قناعت کر لیتا ہے۔

کنز المدارس بورڈ پاکستان اس وقت ملک کے تسلیم شدہ دینی تعلیمی بورڈز میں سے ایک ہے اور ابتدائیہ سے تخصصات تک متعدد درجات کے مرکزی امتحانات منعقد کراتا ہے۔ ان درجات کے نام، مضامین، مقررہ کتب اور ہر پرچے کا کوڈ بورڈ کی اپنی کوڈ بک میں متعین ہیں، اور زیرِ نظر تحقیق میں درجات و مضامین کی تمام اصطلاحات اسی دستاویز سے لی گئی ہیں۔ بورڈ کی طرف سے شعبۂ الامتحانات کو بلوم ٹیکسانومی (Bloom's Taxonomy) کے چھ درجات پر مشتمل ایک یادداشت بھی جاری کی جا چکی ہے، جس میں ہر درجے کی تعریف اور درسِ نظامی کے لیے اس کی عملی صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ یہ اقدام خود اس بات کا اعتراف ہے کہ بورڈ ذہنی درجات کے اعتبار سے پرچہ سازی کو ضروری سمجھتا ہے۔ تاہم اب تک کوئی مقداری جائزہ دستیاب نہیں تھا کہ بورڈ کے موجودہ پرچے عملاً کس درجے پر کھڑے ہیں۔2

زیرِ نظر تحقیق اسی خلا کو پُر کرنے کی ایک سنجیدہ کوشش ہے۔ اس میں بورڈ کے چار سال کے تمام دستیاب پرچوں کا مقداری مشمولاتی تجزیہ کیا گیا ہے، اور اس تجزیے کی بنیاد پر ایک مکمل متبادل ماڈل پیش کیا گیا ہے جو بورڈ کے موجودہ ادارہ جاتی ڈھانچے کے اندر رہتے ہوئے نافذ کیا جا سکتا ہے۔ ماڈل کی عملی صورت دکھانے کے لیے اسی ماڈل پر بنایا گیا ایک مکمل نمونہ پرچہ ضمیمہ (ب) میں شامل کیا گیا ہے۔

2۔ نظری بنیاد اور سابقہ مطالعات

2.1 بلوم ٹیکسانومی

بینجمن بلوم (Bloom, 1956) اور ان کے رفقاء نے 1956ء میں تعلیمی مقاصد کی جو درجہ بندی پیش کی، اس نے امتحان اور نصاب دونوں کی زبان بدل دی۔ اصل ماڈل میں معرفتی دائرے کے چھ درجات تھے: علم، فہم، اطلاق، تحلیل، ترکیب اور تقویم۔3

سن 2001ء میں اینڈرسن اور کراتھوول (Anderson & Krathwohl, 2001) کی سربراہی میں اس کی نظر ثانی ہوئی، جس میں درجات کو اسمی کے بجائے فعلی صورت دی گئی اور آخری دو درجات کی ترتیب بدل کر تقویم کو پانچویں اور تخلیق کو چھٹے نمبر پر رکھا گیا۔ نظر ثانی شدہ ترتیب یہ ہے: یاد داشت، فہم، اجراء، تجزیہ، تقویم اور تخلیق۔4 زیرِ نظر تحقیق اسی نظر ثانی شدہ صورت کو اختیار کرتی ہے، کیونکہ بورڈ کی اپنی جاری کردہ یادداشت بھی اسی ترتیب پر مبنی ہے۔

اس درجہ بندی کا ایک پہلو، جو اکثر نگاہوں سے اوجھل رہ جاتا ہے، دراصل اس کی روح ہے: سطح کا تعین سوال کے الفاظ سے نہیں ہوتا، بلکہ اس ذہنی مشقت سے ہوتا ہے جو جواب لکھنے کے لیے طالبِ علم کو کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ ایک ہی سوال دو طالبِ علموں کے حق میں دو الگ سطحوں کا ہو سکتا ہے: جس نے جواب پہلے سے حفظ کر رکھا ہو اس کے لیے وہ محض یاد داشت ہے، اور جسے جواب خود استخراج کرنا پڑے اس کے لیے ایک بلند تر ذہنی عمل۔ زیرِ نظر تحقیق کا پورا اضابطۂ کوڈنگ اسی نکتے پر استوار کیا گیا ہے۔5

2.2 جدولِ تخصیص

جدولِ تخصیص (Table of Specification) وہ منصوبہ بند خاکہ ہے جس میں پرچہ ساز پرچہ بنانے سے پہلے یہ طے کرتا ہے کہ کون سے نصابی حصے سے کتنے نمبر کے سوال آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کس ذہنی درجے کا ہو گا۔ فائیوز اور بارنز (Fives & Barnes, 2018) کے مطابق اس آلے کا بنیادی کام امتحان کی مشمولاتی صداقت (content validity) کو یقینی بنانا ہے، یعنی یہ ضمانت کہ پرچہ وہی چیز ماپ رہا ہے جسے ماپنے کا وہ دعویٰ کرتا ہے۔6

نوٹر اور ان کے رفقاء (Notar et al., 2004) اس سے آگے بڑھ کر اسے جواب دہی کا مسئلہ قرار دیتے ہیں: اگر اساتذہ کے بنائے ہوئے امتحانات ہی صادق نہ ہوں تو ان پر قائم نتائج بھی صادق نہیں رہتے۔ نیومین اور ان کے رفقاء (Newman et al., 2013) نے دکھایا ہے کہ جدولِ تخصیص مشمولاتی صداقت کا ایسا تحریری نقشِ راہ فراہم کرتا ہے جس کی جانچ ممکن ہو۔ طبی تعلیم کے میدان میں ریمنڈ اور گرانڈے (Raymond & Grande, 2019) نے اسی عمل کو چار مرحلوں میں مرتب کیا ہے۔7

تاہم ایک تجرباتی مطالعے کا نتیجہ خاص طور پر قابلِ توجہ ہے۔ ڈی ڈوناٹو بارنز اور ان کے رفقاء (DiDonato-Barnes et al., 2014) نے جدولِ تخصیص کی تربیت دے کر دیکھا کہ شرکاء نے مواد کے اعتبار سے تو درست سوالات منتخب کیے، مگر مقررہ ذہنی درجے کے مطابق سوال منتخب کرنے میں انہیں دشواری پیش آئی۔ یہی نتیجہ اس تحقیق کی آخری سفارش کی بنیاد ہے کہ جدول کا نفاذ تربیت کے بغیر کاغذی رہے گا۔ ایک اور مطالعے میں ملائیشیا کے اساتذہ کے ہاں جدولِ تخصیص کی سمجھ کم پائی گئی اور اکثر اساتذہ نے اس موضوع پر کوئی تربیت حاصل نہیں کی تھی۔8

2.3 سابقہ تجرباتی مطالعات

پاکستان کے عصری بورڈز پر اس نوعیت کا کام موجود ہے۔ چاندیو، ظفر اور سولنگی (Chandio, Zafar & Solangi, 2021) نے سندھ کے چار بورڈز کے 2014ء تا 2018ء کے بارہویں جماعت کے انگریزی پرچوں کا تجزیہ کیا اور پایا کہ مجموعی طور پر 74 فیصد سوالات ادنیٰ درجات اور 26 فیصد اعلیٰ درجات سے تعلق رکھتے ہیں، جب کہ معروضی حصے میں اکیلے یاد داشت کا تناسب 67 فیصد تھا۔ کائنات اور ان کے رفقاء (Kainat et al., 2024) نے وفاقی بورڈ کے میٹرک کے انگریزی پرچوں (2023ء و 2024ء) میں ادنیٰ درجات کا غلبہ پایا، اور مظہر اور ان کے رفقاء (Mazhar et al., 2025) نے بہاولپور اور ملتان

بورڈ کے دس سال کے وقفے سے لیے گئے پرچوں کے تقابل سے یہی نتیجہ اخذ کیا۔ اقبال، عبید اللہ اور نثار (Iqbal, Ullah & Nisar, 2019) نے بی آئی ایس ای (BISE) راولپنڈی کے طبیعیات کے پرچوں پر اسی نوعیت کا مطالعہ کیا۔9

پاکستان سے باہر بھی یہی تصویر ملتی ہے۔ روانڈا (Rwanda) کے پرائمری اختتامی امتحان کے 574 انگریزی سوالات میں ادنیٰ درجات 98.79 فیصد اور اعلیٰ درجات صرف 1.21 فیصد تھے۔ ترکی کے دندان سازی کے تخصصی امتحان کے 127 سوالات کے تجزیے میں تقویم اور تخلیق کے درجے کا ایک سوال بھی نہیں ملا۔ بھارت میں دو بورڈوں کے تقابلی مطالعے میں ایک بورڈ ادنیٰ درجات پر اور دوسرا نسبتاً اعلیٰ درجات پر مرکوز پایا گیا۔10

دینی و عربی تعلیم کے میدان میں چند اہم مطالعات موجود ہیں۔ ملائیشیا کی الشہادۃ الدینیۃ العالیہ (STAM) کے 2013ء تا 2015ء کے ادب و نصوص کے 110 سوالات کا نتیجہ یہ نکلا: یاد داشت 53 فیصد، فہم 37 فیصد، اجراء 6 فیصد، تجزیہ 3 فیصد، تقویم 1 فیصد اور تخلیق صفر۔ عربی زبان میں لکھے گئے 2,318 امتحانی سوالات کے ایک وسیع تجزیے میں علم 62.5 فیصد، اطلاق 18.1 فیصد، فہم 12.6 فیصد، تحلیل 3.9 فیصد، تقویم 1.6 فیصد اور ترکیب 1.3 فیصد رہی۔ انڈونیشیا میں مدرسہ عالیہ کی القرآن والحدیث کی درسی کتاب کے 124 سوالات میں ادنیٰ درجات 88.7 فیصد اور اعلیٰ درجات 11.3 فیصد رہے اور چھٹے درجے کا کوئی سوال نہ تھا؛ جب کہ عقیدہ و اخلاق کے 180 سوالات میں ادنیٰ درجات 70 فیصد اور اعلیٰ درجات 13 فیصد پائے گئے۔11

اس کے برعکس ایک اہم استثنا بھی ملتا ہے: انڈونیشیا کے قومی عربی اولمپیاڈ کے 100 معروضی سوالات میں اعلیٰ درجات کا تناسب 47 فیصد تک پہنچا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دینی و عربی مواد بذاتِ خود اعلیٰ درجات کے سوالات کی راہ میں رکاوٹ نہیں، بلکہ رکاوٹ پرچہ سازی کے ضابطے اور تربیت میں ہے۔ چنانچہ 495 مدرسہ اساتذہ پر کیے گئے ایک مطالعے میں یہ بات سامنے آئی کہ اعلیٰ درجاتی سوال بنانے میں ان کی استعداد درمیانی ہے اور سب سے بڑی دشواری سوال کے ذہنی درجے کو محرک (stimulus) کے ساتھ ہم آہنگ کرنے میں پیش آتی ہے۔12

پالیسی کی سطح پر پاکستان میں ایک اہم پیش رفت آئی بی سی سی (IBCC) کا ماڈل اسیسمنٹ فریم ورک (Model Assessment Framework) 2024ء ہے، جو نویں تا بارہویں جماعت کے لیے کم از کم معیار کے طور پر 20 فیصد علم، 30 فیصد فہم، 30 فیصد اطلاق اور 20 فیصد تجزیہ کا تناسب مقرر کرتا ہے۔ چونکہ کنزالمدارس بورڈ کی اسناد کی معادلت اسی قومی ڈھانچے سے جڑی ہے، اس لیے یہ تناسب دینی بورڈ کے لیے بھی ایک فطری حوالہ بنتا ہے۔13

2.4 تحقیقی خلا

مذکورہ بالا مطالعات میں سے کوئی ایک بھی پاکستان کے دینی تعلیمی بورڈز کے پرچوں کو موضوع نہیں بناتا۔ درسِ نظامی پر دستیاب اکثر تحقیقی کام نصاب، اصلاحات اور معادلت کے گرد گھومتا ہے، امتحانی سوال کی ذہنی سطح اس میں زیرِ بحث نہیں آتی۔ نتیجتاً یہ بنیادی سوال اب تک بے جواب ہے کہ درسِ نظامی کا امتحان اپنے ہی نصاب کی استدلالی نوعیت کو کس حد تک ماپتا ہے۔ نیز موجود مطالعات میں سے اکثر تشخیص پر ختم ہو جاتے ہیں اور قابلِ نفاذ متبادل پیش نہیں کرتے۔ زیرِ نظر تحقیق دونوں خلا پُر کرنے کی کوشش ہے۔

3۔ تحقیقی سوالات

1۔ کنزالمدارس بورڈ کے موجودہ پرچوں کی ساختی خصوصیات کیا ہیں، اور وہ کس حد تک یکساں ہیں؟

2۔ ان پرچوں کے سوالات بلوم کے چھ درجات پر کس تناسب سے تقسیم ہیں، تعداد اور نمبروں دونوں اعتبار سے؟

3۔ کیا یہ تناسب درجے، حصے اور سال کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے؟

4۔ موجودہ ساخت میں کون سے عناصر اعلیٰ ذہنی درجات کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں؟

5۔ ایسا کون سا ماڈل تجویز کیا جاسکتا ہے جو بورڈ کے موجودہ ڈھانچے، شرعی احتیاطوں اور انتظامی حدود کے اندر رہتے ہوئے ان درجات کو یقینی بنا سکے؟

4۔ منہجِ تحقیق

4.1 تحقیقی ڈیزائن

تحقیق مخلوط منہج کے استکشافی متسلسل ڈیزائن (exploratory sequential design) پر مبنی ہے۔ پہلے مرحلے میں مقداری مشمولاتی تجزیہ کیا گیا اور دوسرے مرحلے میں اس کے نتائج کی بنیاد پر تجویزی ماڈل تشکیل دیا گیا۔ مشمولاتی تجزیے کا طریقہ کرپین ڈورف (Krippendorff, 2018) کے بیان کردہ اصولوں پر استوار ہے، جن میں اکائی تجزیہ کا واضح تعین، اعلانیہ ضابطۂ کوڈنگ اور کوڈنگ کے طریقِ کار کی مکمل صراحت بنیادی شرائط ہیں۔14

4.2 مجموعۂ مواد

بورڈ کے فراہم کردہ پانچ ذخیروں سے 2023ء تا 2026ء کے تمام سوالیہ پرچے حاصل کیے گئے۔ جوابی فائلیں تجزیے سے خارج رکھی گئیں۔ 2024ء کے ضمنی امتحان میں ہر پرچہ دو فائلوں، معروضی اور انشائیہ، میں محفوظ تھا؛ انہیں یکجا کر کے ایک پرچہ شمار کیا گیا۔ اس طرح مجموعہ 250 پرچوں اور 12,449 سوالات پر مشتمل ہوا۔15

جدول 1: مجموعۂ مواد کی سال اور امتحان کے اعتبار سے تقسیم

سال	سالانہ	ضمنی	میزان
2023ء	13	18	31
2024ء	24	95	119
2025ء	42	42	84
2026ء	8	8	16
میزان	**87**	**163**	**250**

درجات اور مضامین کی درجہ بندی بورڈ کی کوڈبک کے مطابق کی گئی ہے۔ مجموعے میں بارہ درجات اور 140 مختلف (درجہ اور مضمون) امتزاج شامل ہیں۔ سب سے زیادہ پرچے عالیہ سالِ اول (56)، عالیہ سالِ اول (52) اور عالیہ سالِ دوم (52) کے ہیں۔ 2026ء کے پرچوں پر درجے کا نام درج نہیں؛ ان کے مضامین کی فہرست 2024ء اور 2025ء کے عالیہ سالِ اول سے مکمل مطابقت رکھتی ہے، اس بنا پر انہیں اسی درجے میں شمار کیا گیا اور اس مفروضے کی صراحت یہاں کی جارہی ہے۔16

4.3 اکائیِ تجزیہ اور استخراجِ مواد

اکائیِ تجزیہ انفرادی سوال یعنی آئٹم ((Item)) ہے۔ ہر پرچے کو اس کی داخلی ترتیب کے مطابق تین حصوں (معروضی، مختصر، طویل) میں تقسیم کر کے ہر سوال کو الگ اکائی کے طور پر درج کیا گیا۔ عالیہ سالِ دوم کے حدیث کے پرچوں میں انشائیہ سوالات

عربی ترتیبی الفاظ (السؤال الأول، الثاني) سے شروع ہوتے ہیں، اس لیے سوالات کی تقسیم میں اردو اور عربی دونوں اسالیب کو ملحوظ رکھا گیا۔ استخراج کی صحت اس معیار پر جانچی گئی کہ ہر پرچے سے 25 معروضی، 20 مختصر اور 5 طویل سوالات برآمد ہوں؛ 250 میں سے 246 پرچے اس معیار پر پورے اترے۔

4.4 نمونہ

12,449 سوالات کو انفرادی طور پر کوڈ کرنا اس تحقیق کے دائرے میں ممکن نہ تھا، اس لیے طبقاتی خوشہ نمونہ (stratified cluster sample) اختیار کیا گیا۔ طبقہ بندی کی بنیاد (سال × درجہ گروہ) رکھی گئی اور ہر خانے سے دو پرچے بے ترتیب طور پر منتخب کیے گئے۔ بے ترتیب انتخاب کا بیج (random seed) 20260927 مقرر کیا گیا۔ اس طرح 24 پرچے اور 1,200 سوالات زیرِ کوڈنگ آئے، جو مجموعے کے 9.6 فیصد پرچوں اور 9.6 فیصد سوالات کے برابر ہیں۔

4.5 ضابطۂ کوڈنگ

کوڈنگ آٹھ اعلانیہ قواعد پر کی گئی، جو نظر ثانی شدہ بلوم ٹیکسانومی 17 اور بورڈ کی اپنی جاری کردہ یادداشت دونوں سے ماخوذ ہیں۔

جدول 2: ضابطۂ کوڈنگ

قاعدہ	تفصیل
R1: یادداشت	مطلوبہ جواب کوئی نام، عدد، تعریف، قاعدہ، فہرست یا مؤقف ہو جو مقررہ کتاب سے براہِ راست نقل ہو سکے۔
R2: فہم	اپنے الفاظ میں بیان، ترجمہ، تمثیل، خلاصہ، کسی عبارت کا مفہوم یا وجہ کی وضاحت مطلوب ہو۔
R3: اجراء	سیکھا ہوا قاعدہ کسی متعین صورت پر نافذ کرنا ہو: اعراب، ترکیب، صیغے کا استخراج، تعلیل، جملہ سازی، صورتِ مسئلہ کا حکم، تخریج۔
R4: تجزیہ	اجزاء میں تفکیک، ایسے دو مؤقفوں کا تقابل جو متن میں یکجا نہ ہوں، منشأ اختلاف یا سببِ خطا کا تعین۔
R5: تقویم	معیار یا اصولِ ترجیح کی روشنی میں حکم لگانا، قوتِ دلیل جانچنا، ترجیح دینا مع الوجہ۔
R6: تخلیق	نئی امثلہ وضع کرنا، جزئیات سے ضابطہ مرتب کرنا، استدلالی ترتیب یا خاکہ تشکیل دینا۔
R7: قاعدۂ احتیاط	دو درجوں کے درمیان اشتباہ کی صورت میں ادنیٰ درجہ دیا جائے۔
R8: قاعدۂ اصل	درجہ مطلوبہ ذہنی عمل سے متعین ہو گا، صرف فعل کے لفظ سے نہیں۔

اس مجموعے کی ایک خصوصیت نے کوڈنگ کو غیر معمولی سہولت دی: ہر پرچے کے آخر میں ایک حوالہ جاتی جدول موجود ہے جو ہر سوال کے لیے مقررہ کتاب کا صفحہ نمبر متعین کرتا ہے۔ اس سے R1 کا اطلاق قیاس کے بجائے دستاویزی شہادت پر ممکن ہوا۔

4.6 اعتبار اور حدود

ہر سوال کا درجہ آٹھ اعلانیہ قواعد کی پابندی کے ساتھ متعین کیا گیا۔ جہاں سوال اور مقررہ کتاب کی عبارت کا تعلق دیکھنا ضروری ہوا، وہاں پرچے کی حوالہ جاتی جدول میں درج صفحے سے کتاب کی مراجعت کی گئی، تاکہ درجہ بندی قیاس کے بجائے دستاویزی شہادت پر قائم رہے۔

5۔ نتائج

5.1 ساختی احاطہ

ذیل کے اعداد کسی نمونے سے نہیں، پورے مجموعے کی مکمل گنتی سے حاصل ہوئے ہیں؛ اس لیے یہ خالص شمار ہیں جن میں کسی ذاتی صواب دید یا تعبیر کا کوئی دخل نہیں۔

جدول 3: مجموعے کی ساختی خصوصیات

اشاریہ	نتیجہ
یکساں ساخت 5 + 20 + 25	250 میں سے 244 پرچے یعنی 97.6 فیصد
حل طلب کل نمبر	250 میں سے 247 پرچوں میں 100
پرچے پر چھپے ہوئے کل نمبر	244 پرچوں میں 135
معروضی حصہ	25 سوال، 25 نمبر، تمام حل طلب
مختصر سوالات	20 دیے گئے، 15 حل طلب، فی سوال 3 نمبر
طویل سوالات	5 دیے گئے، 3 حل طلب، فی سوال 10 نمبر
حوالہ جاتی جدول	250 میں سے 250 پرچوں میں موجود

ان اعداد سے پہلی بات یہ سامنے آتی ہے کہ بورڈ کا نظام ضابطہ بندی کی غیر معمولی صلاحیت رکھتا ہے۔ 97.6 فیصد یکسانی کسی ایسے نظام میں ممکن نہیں جس کے ممتحنین بے ضابطہ کام کرتے ہوں۔ یہ اس تجویز کے حق میں سب سے مضبوط عملی دلیل ہے کہ اگر ذہنی درجے کا ضابطہ بھی اسی وضاحت سے جاری کر دیا جائے تو اس کا نفاذ بھی اسی تناسب سے ممکن ہے۔

5.2 اختیار کا ساختی خلا

پرچے پر 135 نمبر کے سوالات چھپتے ہیں جبکہ طالبِ علم صرف 100 نمبر حل کرتا ہے۔ مختصر حصے میں 25 فیصد اور طویل حصے میں 40 فیصد سوالات طالبِ علم کے اختیار پر چھوڑ دیے گئے ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ پرچہ ساز کی طے کردہ وزن بندی امتحان کے دن قائم نہیں رہتی۔ اگر پرچہ ساز پانچ میں سے دو طویل سوالات اعلیٰ درجات پر رکھے اور طالبِ علم وہی دو چھوڑ دے، تو پرچے کا اعلانیہ توازن عملاً صفر ہو جاتا ہے۔ یہ اس تحقیق کا سب سے اہم ساختی مشاہدہ ہے، کیونکہ اسی ایک نکتے کی وجہ سے جدولِ تخصیص کا نفاذ موجودہ ساخت میں ناممکن ہو جاتا ہے۔

5.3 معروضی حصے کی ساخت

جدول 4: معروضی سوالات کی اسلوبی ساخت

نوعیت	تعداد	فیصد
تکمیلی (خالی جگہ پُر کرنا)	1,674	25.9٪
استفہامی	2,398	37.0٪
دیگر خبریہ اسلوب	2,402	37.1٪
میزان	**6,474**	**100.0٪**

نیز 6,474 معروضی سوالات میں سے 968 یعنی تقریباً 15 فیصد میں "مذکورہ تینوں"، "ان میں سے کوئی نہیں" یا "دونوں" جیسا جامع متبادل موجود ہے۔ اس طرز کے متبادل عموماً سوال کی امتیازی قوت کم کرتے ہیں اور انہیں پرچہ سازی کے ضابطے میں لانا ضروری ہے۔

5.4 مطلوبہ عمل کا لفظی اشاریہ

یہ تجزیہ 6,475 انشائیہ سوالات پر لفظی مطابقت کی بنیاد پر کیا گیا۔ واضح رہے کہ یہ بلوم کوڈنگ نہیں، بلکہ سوالات میں برتے گئے مطالباتی الفاظ کی گنتی پر قائم ایک معروضی اشاریہ ہے، جو کوڈنگ سے پہلے پورے مجموعے کا عمومی رخ دکھاتا ہے۔

جدول 5: انشائیہ سوالات میں مطلوبہ عمل کا لفظی اشاریہ

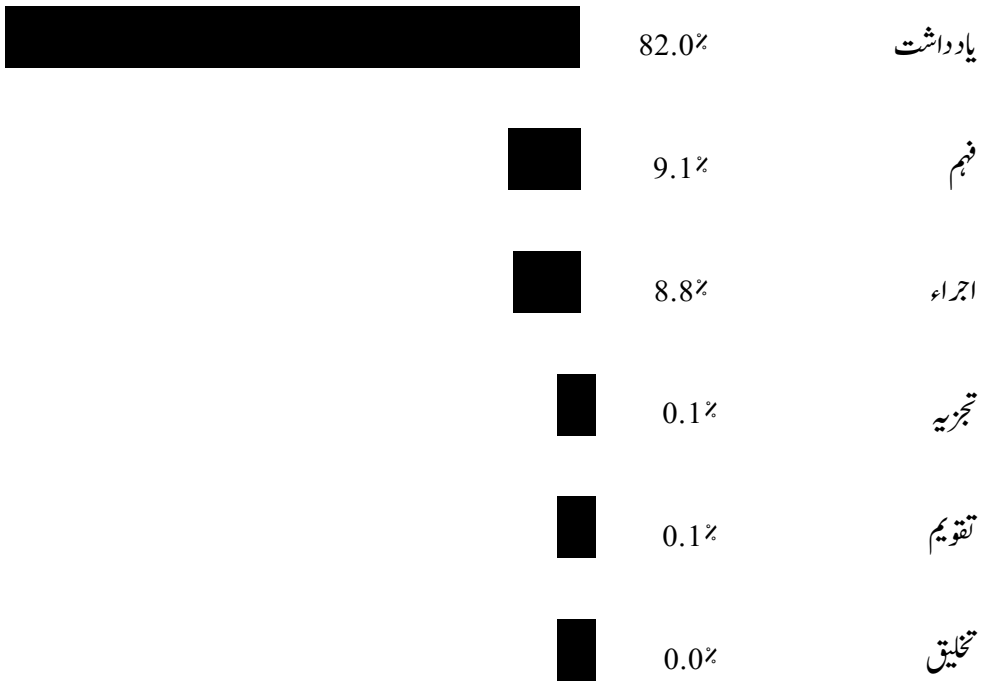
مطلوبہ عمل	آئٹمز	فیصد
بیان، وضاحت یا تشریح	1,135	17.5٪
لکھنا یا تحریر کرنا (عمومی)	1,060	16.4٪
تعریف لکھنا	810	12.5٪
معنی یا مراد بتانا	434	6.7٪
ترجمہ کرنا	288	4.4٪
سبب یا وجہ بتانا	210	3.2٪
نام یا فہرست گنوانا	186	2.9٪
اعراب، ترکیب یا صرفی تحقیق	140	2.2٪
صورتِ مسئلہ کا حکم بتانا	130	2.0٪
فرق یا امتیاز بتانا	45	0.7٪
جملہ یا عربی عبارت بنانا	27	0.4٪
تنقید، تقویم یا ترجیح	7	0.1٪
تجزیہ یا موازنہ	5	0.1٪
تخلیق یا تجویز	2	0.0٪
غیر متعین اسلوب	1,996	30.8٪

سب سے نمایاں نتیجہ یہ ہے کہ پورے مجموعے کی 12,449 آئٹمز میں لفظ "تجزیہ" ایک بار بھی استعمال نہیں ہوا۔ موازنہ چھ، تقابل گیارہ، تنقید ایک، ترجیح سولہ اور خاکہ چار مرتبہ آیا ہے۔ "اپنی رائے" کی عبارت بھی کہیں موجود نہیں، جو بورڈ کی اس ہدایت کی مکمل پاس داری ظاہر کرتی ہے کہ طالبِ علم سے ذاتی رائے طلب نہ کی جائے۔

6۔ بلوم درجات کے نتائج

جدول 6: 24 پرچوں کے 1,200 سوالات کی بلوم تقسیم

بلوم درجہ	آئٹمز	آئٹمز کا فیصد	چھپے ہوئے نمبروں کا فیصد	حل طلب نمبروں کا فیصد
1۔یادداشت	984	82.0٪	68.8٪	71.5٪
2۔فہم	109	9.1٪	20.7٪	18.2٪
3۔اجراء	105	8.8٪	10.0٪	9.8٪
4۔تجزیہ	1	0.1٪	0.3٪	0.2٪
5۔تقویم	1	0.1٪	0.3٪	0.2٪
6۔تخلیق	0	0.0٪	0.0٪	0.0٪
میزان	**1,200**	**100.0٪**	**100.0٪**	**100.0٪**



شکل1:بلوم درجات کی تقسیم(سوالات کی تعداد کے اعتبار سے،n=1,200)

چھپے ہوئے نمبروں کا کالم پرچے پر درج 135 نمبر کی بنیاد پر ہے، اور حل طلب نمبروں کا کالم اختیار کو ملحوظ رکھ کر نکالا گیا ہے، یعنی ہر مختصر سوال کو 2.25 اور ہر طویل سوال کو 6 نمبر کا وزن دے کر۔ دونوں پیمانے ایک ہی سمت میں نتیجہ دیتے ہیں۔ ادنیٰ دو درجات مل کر 91.1 فیصد سوالات پر محیط ہیں، اور اعلیٰ تین درجات 1,200 میں سے صرف دو سوالات یعنی 0.2 فیصد ہیں۔

6.1 حصوں کے اعتبار سے

جدول7: پرچے کے حصوں کے اعتبار سے بلوم تقسیم (فیصد)

حصہ	آئٹمز	یادداشت	فہم	اجراء	تجزیہ	تقویم
معروضی	650	90.5٪	0.8٪	8.8٪	0.0٪	0.0٪

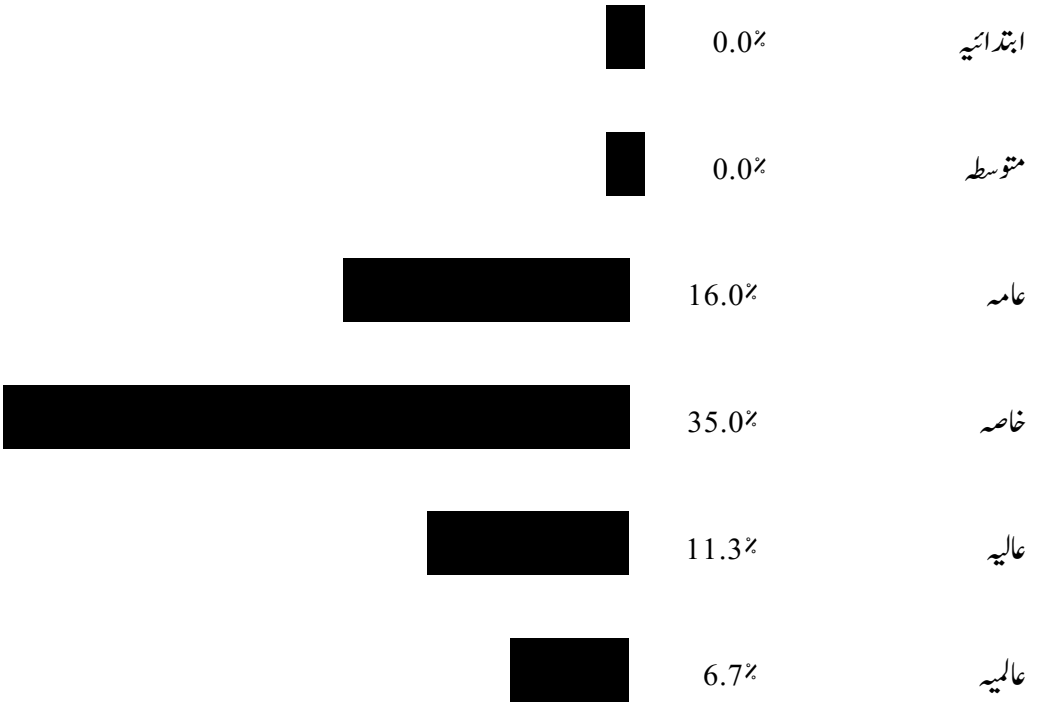
مختصر	520	75.4٪	14.8٪	9.8٪	0.0٪	0.0٪
طویل	130	50.0٪	37.7٪	10.8٪	0.8٪	0.8٪

طویل سوالات میں فہم کا تناسب 37.7 فیصد تک پہنچتا ہے اور اعلیٰ درجات کے دونوں سوالات بھی اسی حصے سے آئے ہیں۔ یہ اس بات کی واضح علامت ہے کہ اعلیٰ درجات کی گنجائش طویل سوال ہی میں ہے، اور یہی وہ حصہ ہے جس کا وزن بڑھانے کی ضرورت ہے۔

6.2 درجات کے اعتبار سے

جدول 8: درجات کے اعتبار سے بلوم تقسیم (فیصد)

درجہ	آئٹمز	یادداشت	فہم	اجراء	تجزیہ	تقویم
ابتدائیہ	200	95.5٪	4.5٪	0.0٪	0.0٪	0.0٪
متوسطہ	200	95.5٪	4.5٪	0.0٪	0.0٪	0.0٪
عامہ	100	81.0٪	3.0٪	16.0٪	0.0٪	0.0٪
خاصہ	100	57.0٪	7.0٪	35.0٪	0.0٪	1.0٪
عالیہ	300	75.0٪	13.7٪	11.3٪	0.0٪	0.0٪
عالمیہ	300	79.7٪	13.3٪	6.7٪	0.3٪	0.0٪



شکل 2: اجراء (تیسرے درجے) کا تناسب، درجات کے اعتبار سے

یہاں تحقیق کا سب سے غیر متوقع نتیجہ سامنے آتا ہے۔ اجراء کا سب سے بلند تناسب خاصہ (35 فیصد) میں ہے، اور اس کی وجہ آلی علوم ہیں: نحو، صرف، تجوید اور عربی زبان کے پرچے طالبِ علم سے قاعدے کا نفاذ کراتے ہیں، جو بلوم کے تیسرے درجے کی

عین تعریف ہے۔ اس کے برعکس عالمیہ سالِ اول میں، جو نصابی اعتبار سے بلند ترین درجہ ہے، اجراء کا تناسب گھٹ کر 6.7 فیصد رہ جاتا ہے۔ یعنی جوں جوں درجہ بلند ہوتا ہے، پرچہ زیادہ محفوظات طلب ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ رجحان تعلیمی تدریج کے برعکس ہے اور اسے اس تحقیق کا مرکزی مسئلہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

6.3 سالوں کے اعتبار سے

جدول 9: سالوں کے اعتبار سے بلوم تقسیم (فیصد)

سال	آئٹمز	یادداشت	فہم	اجراء	اعلیٰ درجات
2023ء	100	78.0٪	17.0٪	5.0٪	0.0٪
2024ء	600	82.8٪	5.8٪	11.0٪	0.3٪
2025ء	400	81.0٪	11.5٪	7.5٪	0.0٪
2026ء	100	85.0٪	11.0٪	4.0٪	0.0٪

چار سالوں میں کوئی بہتری کا رجحان دکھائی نہیں دیتا۔ چونکہ ہر سال کے پرچوں کی تعداد مختلف ہے اور نمونے کا حجم محدود ہے، اس لیے ان اعداد کو قطعی رجحان کے بجائے اشارے کے طور پر لیا جائے۔ یہی بات ترکی کے تخصصی امتحان کے مطالعے میں بھی سامنے آئی تھی کہ دس سال کے عرصے میں ذہنی پیچیدگی کی طرف کوئی نمایاں پیش رفت نہیں ہوئی۔18

6.4 حساسیت کا جائزہ

کوڈنگ کا سب سے حساس طبقہ فقہی صورتِ مسئلہ والے سوالات ہیں۔ انہیں اجراء شمار کیا گیا ہے، کیونکہ طالبِ علم سے قاعدے کا نفاذ مطلوب ہے اور بورڈ کی اپنی یادداشت بھی کسی فقہی مسئلہ کی جدید تطبیق کو اسی درجے میں رکھتی ہے۔ تاہم اگر یہ مؤقف اختیار کیا جائے کہ یہ مسائل کتاب ہی میں مذکور ہیں، اور تمام اجرائی سوالات کو یاد داشت میں شمار کر لیا جائے، تو نتیجہ یہ بنتا ہے: یاد داشت 90.8 فیصد، فہم 9.1 فیصد، اجراء صفر اور اعلیٰ درجات 0.2 فیصد۔ گویا مفروضہ بدلنے سے بنیادی نتیجہ تبدیل نہیں ہوتا؛ صرف ادنیٰ درجات کی اندرونی تقسیم بدلتی ہے۔

6.5 بین السنین تکرار

مجموعے میں 66 ایسے خانے ہیں جن میں ایک ہی درجے اور مضمون کے پرچے ایک سے زائد سال میں موجود ہیں۔ ان خانوں کی 4,505 آئٹمز کا لفظ بلفظ موازنہ کیا گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ 374 آئٹمز یعنی 8.3 فیصد مختلف سالوں میں بعینہٖ دہرائے گئے، اور منفرد دہرائے گئے سوالات کی تعداد 163 ہے۔ سب سے زیادہ تکرار عالمیہ سالِ اول کے الحدیث الشریف (52 سوالات) اور عالیہ سالِ دوم کے التصوف (45 سوالات) میں ملی۔ تکرار بذاتِ خود عیب نہیں جب مقصد بنیادی محفوظات کی جانچ ہو، لیکن جب یہ تناسب 8 فیصد تک پہنچ جائے تو رٹے کے رجحان کو تقویت ملتی ہے اور امتحان کی امتیازی قوت کم ہوتی ہے۔

7۔ تجزیہ و بحث

ان نتائج کو سابقہ مطالعات کے ساتھ رکھ کر دیکھنا مفید ہے۔ ملائیشیا کے ادب و نصوص کے پرچوں میں ادنیٰ دو درجات مل کر 90 فیصد تھے، اور زیرِ نظر مجموعے میں بھی یہ مجموعہ 91.1 فیصد ہے؛ مگر اندرونی تقسیم مختلف ہے۔ وہاں یاد داشت 53 اور فہم 37 فیصد

تھی، یہاں یاد داشت اکیلی 82.0 فیصد ہے اور فہم صرف 9.1 فیصد۔ یعنی مسئلہ صرف اعلیٰ درجات کی غیر موجودگی کا نہیں، بلکہ یاد داشت کے غیر معمولی غلبے کا بھی ہے۔19

جدول10: زیرِ نظر نتائج کا سابقہ مطالعات سے تقابل

مطالعہ	میدان	آئٹمز	ادنیٰ درجات	اعلیٰ درجات
زیرِ نظر تحقیق	درسِ نظامی، پاکستان	1,200	99.8٪	0.2٪
روانڈا (Rwanda)، پرائمری انگریزی	عصری، انگریزی	574	98.8٪	1.2٪
ملائیشیا، STAM	دینی، عربی ادب	110	96٪	4٪
عربی امتحانی سوالات	عربی، جامعاتی	2,318	93.2٪	6.8٪
انڈونیشیا، القرآن والحدیث	دینی، درسی کتاب	124	88.7٪	11.3٪
سندھ، بارہویں انگریزی	عصری، انگریزی	–	74٪	26٪
انڈونیشیا، عربی اولمپیاڈ	عربی، مقابلہ	100	53٪	47٪

جدول 10 میں ادنیٰ درجات سے مراد پہلے تین اور اعلیٰ درجات سے مراد آخری تین درجات ہیں۔ چونکہ ہر مطالعے کا میدان، زبان اور اکائیِ تجزیہ مختلف ہے، اس لیے یہ تقابل اشارے کی حد تک ہے، قطعی موازنہ نہیں۔ تاہم اتنی بات بہر حال واضح ہے کہ ذہنی سطح کے اعتبار سے زیرِ نظر مجموعہ ان تمام مطالعات میں سب سے نچلے سرے پر کھڑا ہے۔20

دوسرا قابلِ غور پہلو یہ ہے کہ نتیجہ نصاب کی کمزوری کی طرف اشارہ نہیں کرتا۔ اس کے تین شواہد ہیں۔ اول، آلی علوم کے پرچے اجراء کی سطح تک پہنچتے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مضمون کی نوعیت خود تقاضا کرے تو ممتحن حفظ سے بلند تر سوال بنانے پر پوری طرح قادر ہے۔ دوم، طویل سوالات میں فہم کا تناسب 37.7 فیصد تک جاتا ہے، یعنی گنجائش موجود ہے۔ سوم، انڈونیشیا کے عربی اولمپیاڈ کا نتیجہ ثابت کرتا ہے کہ عربی اور دینی مواد پر 47 فیصد تک اعلیٰ درجاتی سوالات بنائے جاسکتے ہیں۔ گویا رکاوٹ مواد میں نہیں، بلکہ پرچہ سازی کے کسی واضح ضابطے کے فقدان میں ہے۔21

تیسرا پہلو ساختی ہے۔ موجودہ پرچے میں اعلیٰ درجے کا سوال رکھنے والا ممتحن خود کو دو طرفہ دباؤ میں پاتا ہے: ایک طرف بورڈ کی یہ ہدایت کہ سوالات اصل کتاب کی عبارت سے ہوں اور خارجی مواد یا شروح و حواشی سے نہ ہوں،22 اور دوسری طرف اعلیٰ درجے کے سوال کی وہ فطری شرط کہ مواد یا زاویۂ نظر نیا ہو۔ یہی وہ دشواری ہے جسے ایک مطالعے میں سوال کے ذہنی درجے کو محرک کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کا مسئلہ کہا گیا ہے۔23 اس تصادم کا حل تلاش کیے بغیر کوئی بھی وزن بندی محض کاغذی رہے گی۔

8۔ مجوزہ ماڈل

مذکورہ بالا اعداد جس نتیجے تک لے جاتے ہیں، اسی کی روشنی میں یہاں ایک ماڈل پیش کیا جارہا ہے۔ اس کی تشکیل میں یہ اصول مسلسل پیشِ نظر رہا کہ ادارہ جاتی نظام میں وہی تجویز بار آور ہوتی ہے جو موجودہ انتظامی ڈھانچے کو کم سے کم چھیڑے۔ چنانچہ دونوں پرچوں کی موجودہ ترتیب، سوالات کا کل حجم، امتحان کا دورانیہ، زبان کی شرط، جوابی کاپی کا نظام، امتحانی مراکز اور گریڈنگ کا طریقہ؛ ان میں

سے کسی چیز میں تبدیلی تجویز نہیں کی جارہی۔ جو کچھ بدلنے کی بات ہے وہ چار چیزوں تک محدود ہے: پرچے کی داخلی ساخت، نمبروں کی اندرونی تقسیم، ذہنی سطحوں کا مقررہ وزن، اور سوال بنانے کا ضابطہ۔

بورڈ کی طرف سے درجہ وار بلوم وزن کا اعلان

↓

ممتحن جدولِ تخصیص پُر کرتا ہے: نصابی حصہ × ذہنی سطح × نمبر

↓

جدول کے مطابق سوال سازی: معروضی 20 + مختصر 40 + طویل 40

↓

اعلیٰ درجات کے سوالات میں نیا مواد خود پرچے کے اندر فراہم

↓

طویل سوالات میں اندرونی اختیار: ہر سوال کا ہم سطح بدل

↓

حل شدہ پرچہ اور معیارِ نمبرات کی تیاری

↓

شعبۂ الامتحانات میں جمع: پرچہ + جدول + معیارِ نمبرات

↓

توثیق: کیا ہر سطح کا وزن مقررہ تناسب کے مطابق ہے؟ (جواب نفی میں ہو تو پرچہ ممتحن کو واپس)

↓

منظوری اور طباعت

شکل 3: مجوزہ نظام میں پرچہ سازی کا بہاؤ

8.1 نمبروں کا نیا ڈھانچہ

جدول 11: موجودہ اور مجوزہ ڈھانچے کا تقابل

پہلو	موجودہ	مجوزہ
معروضی	تمام لازم، 25 = 1 × 25	تمام لازم، 20 = 1 × 20
مختصر	20 دیے، 15 حل، 3 نمبر = 45	12 دیے، 10 حل، 4 نمبر = 40
طویل	5 دیے، 3 حل، 10 نمبر = 30	4 سوال، تمام لازم، ہر ایک میں یا کا بدل، 10 نمبر = 40
معروضی پرچہ	25 نمبر، 30 منٹ	20 نمبر، 30 منٹ
انشائیہ پرچہ	75 نمبر، 2 گھنٹے 30 منٹ	80 نمبر، 2 گھنٹے 30 منٹ
نصاب کی تقسیم	20، 25، 30	20، 28، 32
بلوم درجات	غیر متعین	درجہ وار مقررہ فیصدی وزن
جدولِ تخصیص	موجود نہیں	ہر پرچے کے ساتھ لازمی

میزان	100	100

ان تبدیلیوں کی وجوہ یہ ہیں۔ معروضی کا وزن 25 سے 20 کرنے کی بنیاد اسی تحقیق کا وہ نتیجہ ہے کہ معروضی حصے میں 90.5 فیصد سوالات یاد داشت کے ہیں؛ اس حصے کا وزن گھٹانے سے اعلیٰ درجات کے لیے 5 نمبر کی جگہ نکلتی ہے۔ مختصر سوال کو 3 کے بجائے 4 نمبر کا کرنے سے سوال 2+2 یا 1+1+1+1 میں تقسیم ہو سکتا ہے، جس سے نمبر دینا آسان رہتا ہے اور اجراء و تجزیے کی گنجائش پیدا ہوتی ہے۔ طویل سوالات کا وزن 30 سے 40 کرنے کی بنیاد یہ مشاہدہ ہے کہ اعلیٰ درجات کے دونوں موجود سوالات طویل حصے ہی سے آئے۔ نصاب کی تقسیم 32، 28 اور 20 اس لیے تجویز کی گئی کہ انشائیہ پرچہ 75 سے 80 نمبر کا ہو رہا ہے، اور سابقہ تناسب (4:5:6) کو 80 پر منتقل کرنے سے یہی قریب ترین صحیح اعداد بنتے ہیں۔

8.2 اندرونی اختیار کا طریقۂ کار

یہی جزو پورے ماڈل کی کلید ہے، اور حصہ 5.2 میں نشان زد کیے گئے ساختی خلا کا براہِ راست علاج بھی۔ موجودہ نظام میں طالبِ علم پانچ میں سے کوئی تین طویل سوال منتخب کرتا ہے۔ جب انتخاب آزادانہ ہو تو طالبِ علم فطری طور پر وہ سوالات چنتا ہے جن کا جواب اسے یاد ہے، اور یوں پرچے کا مقررہ ذہنی توازن ٹوٹ جاتا ہے۔

موجودہ نظام: 5 سوال چھپتے ہیں ← طالبِ علم کوئی 3 چنتا ہے

↓

نتیجہ: 2 سوال (20 نمبر) طالبِ علم کے اختیار سے خارج ہو جاتے ہیں ← اگر وہی اعلیٰ درجے کے ہوں تو وزن بندی ختم

↕

مجوزہ نظام: 4 سوال، چاروں لازمی؛ ہر سوال کے نیچے یا کے ساتھ ایک بدل

↓

شرط: اصل اور بدل کا ذہنی درجہ، نصابی حصہ اور نمبر تقسیم بعینہٖ ایک

↓

نتیجہ: طالبِ علم جو بھی چنے، جدولِ تخصیص حرف بہ حرف قائم رہتی ہے

شکل 4: آزادانہ انتخاب اور اندرونی اختیار کا فرق

مختصر حصے میں بارہ سوالات چھاپے جائیں اور دس کا جواب طلب کیا جائے۔ وزن کا حساب انہی دس پر لگایا جائے، اور جو دو سوال زائد ہوں انہیں لازماً درمیانی دو درجات، یعنی فہم اور اجراء، سے لیا جائے۔ اس پابندی سے طالبِ علم کے انتخاب کی وجہ سے پیدا ہونے والا فرق ایک معلوم اور محدود دائرے میں رہتا ہے، اور اعلیٰ درجے کا کوئی سوال اس کی زد میں نہیں آتا۔

8.3 درجہ وار بلوم وزن

ذیل کی جدول ہر درجے کے لیے چھ ذہنی سطحوں کا فیصدی حصہ متعین کرتی ہے۔ طے شدہ اصول یہ ہے کہ ایک ہی درجے کے سب مضامین ایک ہی تناسب کے پابند ہوں؛ اس سے ممتحن کو ایک ہی عدد یاد رکھنا پڑتا ہے اور شعبۂ الامتحانات کو جانچ میں کسی پیچیدگی کا سامنا نہیں ہوتا۔ ہر پرچہ چونکہ سو نمبر کا ہے، اس لیے فیصد اور نمبر آپس میں یکساں رہتے ہیں۔

جدول 12: درجہ وار مجوزہ بلوم وزن (فیصد اور نمبر)

درجہ	یاد	فہم	اجراء	تجزیہ	تقویم	تخلیق	میزان

متوسطہ دوم	40٪	40٪	20٪	–	–	–	100٪
الثانویہ العامہ	30٪	35٪	25٪	10٪	–	–	100٪
الثانویہ الخاصہ	25٪	30٪	25٪	15٪	5٪	–	100٪
العالیہ	15٪	25٪	25٪	20٪	10٪	5٪	100٪
العالمیہ	10٪	20٪	25٪	25٪	15٪	5٪	100٪
تخصصات	5٪	15٪	25٪	25٪	20٪	10٪	100٪

اس تدریج کے پیچھے چار دلائل ہیں۔ پہلی دلیل نصاب کی نوعیت سے متعلق ہے: نچلے درجات میں متون، حدود، قواعد اور اصطلاحات کا ذہن نشین ہونا خود ایک تعلیمی مقصد ہے، اس لیے وہاں پہلی دو سطحوں کو زیادہ جگہ دی گئی۔ دوسری دلیل کتب کے بدلتے ہوئے مزاج پر مبنی ہے۔ خاصہ کے بعد جو کتب داخلِ نصاب ہوتی ہیں، خواہ وہ اصولِ فقہ کی ہوں یا منطق، کلام اور بلاغت کی، ان کا اسلوب ہی دعویٰ، دلیل، اعتراض، جواب اور ترجیح کے گرد گھومتا ہے۔ تیسری دلیل آخری درجات سے متعلق ہے، جہاں کتبِ حدیث اور تحقیقی مشاغل طالبِ علم سے تخریج، موازنہ اور ترجیح کا تقاضا کرتے ہیں۔ چوتھی دلیل بیرونی معیار کا ہے: IBCC کے ماڈل اسیسمنٹ فریم ورک 2024ء میں کم از کم معیار 20، 30، 30 اور 20 فیصد کے تناسب سے مقرر کیا گیا ہے۔ زیرِ تجویز جدول میں درمیانی درجات اسی حد کے قریب رکھے گئے ہیں، جبکہ بالائی درجات اس سے آگے بڑھ کر تقویم اور تخلیق تک پہنچتے ہیں۔24

8.4 حصہ وار تفصیلی تقسیم

ذیل کی جدولوں میں یہ متعین کیا گیا ہے کہ ہر درجے کا مقررہ وزن پرچے کے تینوں حصوں پر کس طرح تقسیم ہو گا۔ تمام اعداد نمبروں میں ہیں۔

جدول 13: متوسطہ دوم کی حصہ وار تقسیم

حصہ	یاد	فہم	اجراء	تجزیہ	تقویم	تخلیق	کل
معروضی (20)	14	6	–	–	–	–	20
مختصر (40)	16	16	8	–	–	–	40
طویل (40)	10	18	12	–	–	–	40
میزان	**40**	**40**	**20**	**-**	**-**	**-**	**100**

جدول 14: الشہادۃ الثانویہ العامہ کی حصہ وار تقسیم

حصہ	یاد	فہم	اجراء	تجزیہ	تقویم	تخلیق	کل
معروضی (20)	14	6	–	–	–	–	20
مختصر (40)	12	16	12	–	–	–	40
طویل (40)	4	13	13	10	–	–	40
میزان	**30**	**35**	**25**	**10**	**-**	**-**	**100**

جدول15:الشہادۃ الثانویہ الخاصہ کی حصہ وار تقسیم

حصہ	یاد	فہم	اجراء	تجزیہ	تقویم	تخلیق	کل
معروضی(20)	12	6	2	–	–	–	20
مختصر(40)	4	12	16	8	–	–	40
طویل(40)	9	12	7	7	5	–	40
میزان	**25**	**30**	**25**	**15**	**5**	**-**	**100**

جدول16:الشہادۃ العالیہ کی حصہ وار تقسیم

حصہ	یاد	فہم	اجراء	تجزیہ	تقویم	تخلیق	کل
معروضی(20)	11	6	3	–	–	–	20
مختصر(40)	4	12	16	8	–	–	40
طویل(40)	–	7	6	12	10	5	40
میزان	**15**	**25**	**25**	**20**	**10**	**5**	**100**

جدول17:الشہادۃ العالمیہ کی حصہ وار تقسیم

حصہ	یاد	فہم	اجراء	تجزیہ	تقویم	تخلیق	کل
معروضی(20)	10	6	4	–	–	–	20
مختصر(40)	–	8	16	12	4	–	40
طویل(40)	–	6	5	13	11	5	40
میزان	**10**	**20**	**25**	**25**	**15**	**5**	**100**

جدول18:تخصصات کی حصہ وار تقسیم

حصہ	یاد	فہم	اجراء	تجزیہ	تقویم	تخلیق	کل
معروضی(20)	5	11	4	–	–	–	20
مختصر(40)	–	4	16	12	8	–	40
طویل(40)	–	–	5	13	12	10	40
میزان	**5**	**15**	**25**	**25**	**20**	**10**	**100**

8.5دو حسابی شرطیں

- مختصر حصے کا ہر خانہ چار کے مضاعف میں آئے گا، اس لیے کہ اس حصے کا ایک سوال چار نمبر کا ہے اور بالعموم وہ کسی ایک ہی ذہنی سطح سے تعلق رکھتا ہے۔
- نصابی حصوں پر طویل سوالات کی تقسیم دس کے مضاعف میں ہوگی، کیونکہ ہر طویل سوال دس نمبر کا ہے اور وہ کسی ایک نصابی حصے سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ 32،28اور20 کی تقسیم اس صورت میں پوری ہوتی ہے کہ حصہ اول میں 2

طویل + 3 مختصر (20 + 12)، حصہ دوم میں 2 طویل + 2 مختصر (20 + 8)، اور حصہ سوم میں 5 مختصر (20) رکھے جائیں۔

طویل سوال کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔ دس نمبر کا ایک سوال کئی اجزاء پر مشتمل ہو سکتا ہے اور ہر جزو الگ ذہنی سطح کا ہو سکتا ہے۔ فرض کیجیے ایک سوال میں پہلے کسی عبارت پر اعراب لگوائے جائیں (چار نمبر)، پھر اسی عبارت کا ترجمہ طلب کیا جائے (تین نمبر)، اور آخر میں خط کشیدہ الفاظ کے اعراب کی وجہ پوچھی جائے (تین نمبر)؛ یہ تینوں اجزاء بالترتیب تیسری، دوسری اور چوتھی سطح کے ہوں گے۔ اسی بنا پر ممتحن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی نقل پر ہر جزو کے سامنے اس کے نمبر اور اس کی سطح دونوں الگ الگ درج کرے۔

8.6 جدولِ تخصیص

پورے نظام کا انحصار اسی ایک دستاویز پر ہے۔ ذیل کی مثال میں پرچہ کوڈ، درجہ اور مقررہ کتاب بورڈ کی کوڈ بک سے لیے گئے ہیں۔ تجویز یہ ہے کہ سوالات لکھنے سے پہلے ممتحن یہ خاکہ مکمل کرے اور پرچے کے ہمراہ شعبۂ الامتحانات کو ارسال کرے؛ جس پرچے کے ساتھ یہ خاکہ نہ ہو اسے ادھورا شمار کیا جائے۔ جدول 19 کے خانے ضمیمہ (ب) کے نمونہ پرچے سے بعینہٖ بھرے گئے ہیں؛ اس لیے یہ کوئی فرضی خاکہ نہیں، بلکہ ایک تیار شدہ پرچے کی حقیقی تقسیم ہے۔ خاصہ کا مقررہ تناسب ہے: یاد 25، فہم 30، اجراء 25، تجزیہ 15، تقویم 5۔25

جدول 19: بھرا ہوا جدولِ تخصیص: KMD455 النحو (الکافیہ)، خاصہ سالِ دوم

نصابی حصہ	معروضی	مختصر	طویل	کل	یاد	فہم	اجراء	تجزیہ	تقویم
معروضی (پہلا 40%)	20	–	–	20	12	6	2	–	–
حصہ اول	–	12	20	32	9	7	13	3	–
حصہ دوم	–	8	20	28	–	13	2	8	5
حصہ سوم	–	20	–	20	4	4	8	4	–
میزان	**20**	**40**	**40**	**100**	**25**	**30**	**25**	**15**	**5**

اس جدول میں تین شرطیں بیک وقت پوری ہو رہی ہیں: نصابی حصوں کے نمبر (32، 28 اور 20)، سوالات کی تقسیم (مختصر میں تین، دو اور پانچ؛ طویل میں دو، دو اور صفر)، اور پانچ ذہنی سطحوں کا مقررہ تناسب۔ ممتحن ان خانوں میں معمولی ردوبدل کر سکتا ہے، بشرطیکہ کسی سطح کا مجموعی وزن کم یا زیادہ نہ ہو اور حصوں کے کل نمبر اپنی جگہ قائم رہیں۔

8.7 ہر درجے کے لیے سوال سازی کے اصول

جدول 20: درسِ نظامی کے لیے درجہ وار سوالی اسالیب

درجہ	درسِ نظامی میں مناسب سوالی اسالیب	منظور شدہ افعال
یادداشت	حدود و تعریفات، انواع کے اسماء، متن کی عبارت، مصنف و شارح کا تعارف، فنی اصطلاحات اور ادوات کی گنتی	بیان کریں، شمار کریں، تعریف لکھیں، ناموں کی فہرست دیں

فہم	عبارت کی اردو منتقلی، کسی لفظ یا ترکیب کی مراد، دشوار مقام کی توضیح، بحث کا خلاصہ، مصنف کا مقصود، مثال کے ذریعے وضاحت	سمجھائیں، مراد متعین کریں، اردو کریں، خلاصہ دیں، امتیاز واضح کریں
اجراء	دی گئی عبارت پر حرکات لگانا، ترکیبِ نحوی، صیغے کی تعیین، وجہِ اعراب، کسی حد کا نئی مثال پر انطباق، مسئلے کی نئی صورت پر حکم لگوانا	حرکات لگائیں، ترکیب کریں، صیغہ متعین کریں، وجہ بتائیں، منطبق کریں
تجزیہ	اختلاف کی جڑ تک پہنچنا، دلیل کے مقدمات کو الگ الگ دکھانا، دو اقوال کا آمنے سامنے رکھ کر جائزہ، اعتراض کی نوعیت کی تعیین، غلطی کے منشا کی نشان دہی	اجزاء کھولیں، ربط دکھائیں، دونوں اقوال کا تقابل کریں، منشا متعین کریں
تقویم	منقول اقوال میں سے راجح کی وجہ، دلیل کی مضبوطی کا بیان، جوابِ اعتراض کی کفایت کا فیصلہ، فن کے اصولوں پر مثال کی جانچ	جانچیں، قوت بیان کریں، راجح متعین کریں مع الدلیل، فیصلہ دیں
تخلیق	پڑھائے گئے قاعدے پر ایسی مثالیں بنانا جو کتاب میں نہ آئی ہوں، متفرق جزئیات کو سمیٹ کر ایک ضابطہ بنانا، کسی مسئلے کے استدلال کا نقشہ تیار کرنا	بنائیں، ترتیب دیں، ضابطہ اخذ کریں، نقشہ تیار کریں

یہ فہرست ممتحن کے لیے رہنما ہے، حکم نہیں۔ فیصلہ کن ضابطہ وہی ہے جو اس تحقیق کے آٹھویں قاعدے میں بیان ہوا: سوال کی سطح اس بات سے طے ہوتی ہے کہ جواب دینے کے لیے طالبِ علم کو کیا کرنا پڑ رہا ہے۔ اگر جواب اسی طرح کتاب میں موجود ہے جس طرح اس نے یاد کیا ہے، تو سوال کے شروع میں لفظ "تجزیہ" لگا دینے سے اس کی سطح بلند نہیں ہو جاتی۔ بلند سطح اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب یا تو سامنے رکھا گیا مواد نیا ہو یا اس پر سوال کا رخ نیا ہو۔26

8.8 اصل کتاب سے سوال کے اصول کی رعایت

شعبۂ الامتحانات کی ہدایت یہ ہے کہ سوال کا مأخذ درسی کتاب کی اپنی عبارت ہو، باہر کی معلومات یا عربی شروح و حواشی نہ ہوں۔ دوسری طرف بالائی تین سطحوں کا تقاضا یہ ہے کہ طالبِ علم کے سامنے کوئی ایسی چیز رکھی جائے جس کا جواب اس نے پہلے سے حفظ نہ کر رکھا ہو۔ بظاہر یہ دونوں باتیں ایک دوسرے سے ٹکراتی ہیں۔ تجویز یہ ہے کہ اس تصادم کو یوں حل کیا جائے کہ نیا مواد خود سوال کے متن میں شامل کر دیا جائے اور اس پر وہی قواعد چلوائے جائیں جو کتاب میں پڑھائے گئے ہیں۔ عملی طور پر اس کی تین شکلیں بنتی ہیں:(Kanz-ul-Madaris Board, Paper Pattern)

- کوئی ایسی عربی عبارت سوال میں نقل کر دی جائے جو نصابی کتاب کی نہ ہو، اور طالبِ علم سے کہا جائے کہ وہ اسی کتاب کے پڑھے ہوئے قواعد کی روشنی میں اس پر حرکات لگائے یا اس کی ترکیب کرے۔
- کوئی نئی جزئی صورت سوال میں بیان کی جائے اور طالبِ علم سے مطالبہ کیا جائے کہ کتاب کے مذکورہ ضابطے کو اس پر چلا کر حکم نکالے۔

- کتاب ہی کے دو اقوال ایک ساتھ رکھ کر ان کے دلائل کا جائزہ لیا جائے، اور ترجیح اسی معیار پر دی جائے جو کتاب نے خود بیان کیا ہے۔

ان تینوں صورتوں میں سوال کا مأخذ بدستور درسی کتاب ہی رہتا ہے، اس لیے بورڈ کی ہدایت پر کوئی حرف نہیں آتا، اور ساتھ ہی سوال بالائی سطح تک پہنچ جاتا ہے۔ جدید امتحانی زبان میں اسے محرک پر مبنی سوال (stimulus-based item) کہا جاتا ہے، اور درسِ نظامی کی اپنی روایت میں یہ اسی تمرین اور اجرائے قاعدہ کا امتحانی روپ ہے جو مدرس اپنے سبق میں روز برتتا ہے۔ ضمیمہ (ب) کے نمونہ پرچے میں اجراء، تجزیہ اور تقویم کے تمام سوالات اسی اصول پر بنائے گئے ہیں۔27

8.9 شرعی احتیاط

شعبۂ الامتحانات کی ایک دوسری ہدایت یہ ہے کہ سوال ایسا نہ ہو جس کے جواب میں طالبِ علم اپنے قیاس سے کوئی ایسی بات لکھ بیٹھے جو شرعاً ناروا ہو۔ یہ احتیاط بجا اور نہایت ضروری ہے، اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ بالائی دو سطحوں کے سوالات کا دائرہ پہلے سے متعین ہو۔ اس ماڈل میں چار پابندیاں تجویز کی جاتی ہیں:(Kanz-ul-Madaris Board, Paper Pattern)

- عقیدہ، کلام، ذاتِ باری تعالیٰ، ختمِ نبوت، صحابہ و اہلِ بیت اور دین کے قطعی مسائل میں طالبِ علم سے اس کی اپنی رائے یا ذاتی نتیجہ طلب کرنے والا سوال کسی صورت نہ بنایا جائے۔
- پانچویں سطح سے مراد اجتہادی رائے زنی نہیں، بلکہ فن کے اپنے اصولوں کی روشنی میں دلیل کو پرکھنا ہے۔ سوال کی درست صورت یہ ہے کہ مصنف نے ترجیح کا جو اصول بیان کیا ہے اس کے مطابق راجح قول متعین کرایا جائے۔
- چھٹی سطح کو فروعی، لسانی اور اجرائی امور تک محدود رکھا جائے، مثلاً نحو و صرف کی نئی مثالیں بنوانا، بکھری جزئیات سے ایک ضابطہ نکلوانا، یا دلائل کی ترتیب تیار کرانا۔
- عقائد و کلام کے پرچوں میں پانچویں سطح کا سوال صرف دو صورتوں میں ہو: منقول اقوال میں وجہِ ترجیح، یا دلیل کی ساخت کی وضاحت۔ ان پرچوں میں چھٹی سطح کا وزن صفر رکھا جائے اور اس کی تلافی چوتھی سطح سے کی جائے۔

قابلِ ذکر ہے کہ اس تحقیق کے لفظی اشاریے میں "اپنی رائے" کی عبارت پورے مجموعے میں ایک بار بھی نہیں ملی، جو ظاہر کرتا ہے کہ ممتحنین اس ہدایت کی پاس داری پہلے سے کر رہے ہیں۔

8.10 معیارِ نمبرات

بالائی سطحوں کے سوالات کے ساتھ سب سے بڑا عملی اندیشہ یہ ہے کہ دو ممتحن ایک ہی جواب کو مختلف نمبر دے دیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ ہر پرچے کے ہمراہ حل شدہ پرچہ اور نمبر دینے کا تفصیلی معیار بھی لازماً بھیجا جائے۔

جدول 21: درجہ وار معیارِ نمبرات

درجہ	نمبر دینے کی بنیاد
پہلی و دوسری سطح	مطلوبہ نکات کی فہرست دی جائے اور ہر نکتے کے نمبر پہلے سے مقرر ہوں
تیسری سطح	ہر درست حرکت، ہر درست ترکیبی جزو اور ہر درست انطباق کا نمبر الگ شمار ہو
چوتھی سطح	تین چیزیں دیکھی جائیں: اجزاء الگ الگ درست ہوئے یا نہیں، ان کا باہمی ربط بیان ہوا یا نہیں، اور نتیجہ درست نکلا یا نہیں

پانچویں سطح	تین چیزیں دیکھی جائیں: معیار یا اصولِ ترجیح درست ذکر ہوا، وہ موقع پر ٹھیک لگایا گیا، اور حکم دلیل کے ساتھ درست دیا گیا
چھٹی سطح	تین چیزیں دیکھی جائیں: بنائی گئی صورت قاعدے پر پوری اترتی ہے، وہ شرعی و علمی اعتبار سے درست ہے، اور اس کی ترتیب واضح ہے

8.11 ممتحن کے لیے چیک لسٹ

1۔ خاکۂ تخصیص مکمل کر کے پرچے کے ساتھ لگا دیا گیا؟
2۔ معروضی سوالات بیس ہیں اور سب نصاب کے ابتدائی چالیس فیصد حصے سے لیے گئے؟
3۔ مختصر حصے میں بارہ سوال چھاپے گئے اور ہر ایک چار نمبر کا ہے؟
4۔ جو دو مختصر سوال زائد رکھے گئے، وہ دوسری اور تیسری سطح سے ہیں؟
5۔ طویل سوالات کی تعداد چار ہے اور ہر ایک کے ساتھ بدل موجود ہے؟
6۔ اصل اور بدل ایک ہی سطح اور ایک ہی نصابی حصے سے لیے گئے؟
7۔ ہر سوال کے سامنے اس کے اجزاء کی نمبر تقسیم درج ہے؟
8۔ ممتحن کی اپنی نقل پر ہر سوال کی ذہنی سطح لکھی ہوئی ہے؟
9۔ چھ سطحوں میں سے ہر ایک کا مجموعی وزن مقررہ تناسب سے مطابقت رکھتا ہے؟
10۔ نصاب کے تینوں حصوں کے نمبر بتیس، اٹھائیس اور بیس بن رہے ہیں؟
11۔ کوئی سوال پرچے کے اندر دہرایا تو نہیں گیا، اور گزشتہ سالوں کے پرچوں سے لفظی تکرار سے بچا گیا؟
12۔ کہیں ایسا سوال تو نہیں بن گیا جس میں عقیدہ یا قطعی مسئلے پر طالبِ علم کی ذاتی رائے مانگی گئی ہو؟
13۔ بالائی سطحوں کے سوالات میں درکار نیا مواد سوال ہی کے اندر دے دیا گیا؟
14۔ حل شدہ پرچہ اور نمبر دینے کا معیار ساتھ لف ہے؟
15۔ ہر سوال کے آخر میں کتاب کا صفحہ اور مکتبے کا نام درج کر دیا گیا؟

8.12 موجودہ ہدایات میں مطلوبہ ترامیم

جدول 22: شعبۂ الامتحانات کی دستاویز میں مطلوبہ ترامیم

موجودہ شق	مجوزہ ترمیم
نمبروں کی تقسیم	پچیس، پینتالیس اور تیس کی جگہ بیس، چالیس اور چالیس
مختصر حصہ	بیس سوال اور پندرہ کا حل، فی سوال تین نمبر؛ اس کی جگہ بارہ سوال اور دس کا حل، فی سوال چار نمبر
طویل حصہ	پانچ میں سے تین کے انتخاب کی جگہ چار لازمی سوال، ہر ایک کے ساتھ ہم سطح بدل
انشائیہ پرچے کے نمبر	پچھتر سے بڑھا کر اسی، دورانیہ بدستور

نصاب کی حصہ وار تقسیم	تیس، پچیس اور بیس کی جگہ بتیس، اٹھائیس اور بیس
نصاب کی تقسیم والی شق	اسی شق کے ساتھ خاکۂ تخصیص جمع کرانے کی پابندی کا اضافہ
سوالات کے اوصاف والی شق	ایک ذیلی شق کا اضافہ، جس میں ہر سوال کی ذہنی سطح کا تعین اور مقررہ وزن کی پابندی لازم ہو
اصل کتاب سے سوال والی شق	ایک وضاحتی شق کا اضافہ، کہ بالائی سطحوں کے سوال میں درکار نیا مواد سوال کے اندر دیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ اس پر کتاب ہی کے قواعد چلوائے جائیں
حل شدہ پرچے والی شق	حل شدہ پرچے کے ہمراہ نمبر دینے کے تفصیلی معیار کی پابندی کا اضافہ

9۔ نفاذ کا مرحلہ وار منصوبہ

جدول 23: مرحلہ وار نفاذ

مرحلہ	کام	متوقع نتیجہ
اول	اصولی منظوری اور نمبروں کے نئے ڈھانچے کی توثیق	منظور شدہ ڈھانچہ
دوم	ہر درجے کا ایک نمونہ پرچہ، اس کا حل اور نمبر دینے کا معیار	نمونہ پرچہ جات
سوم	ممتحنین کی تربیت کا مواد اور عملی نشستیں	تربیتی پیکیج
چہارم	دو تین مضامین میں آزمائشی نفاذ اور اس کے پرچوں کا جائزہ	جائزہ رپورٹ
پنجم	جائزے کی روشنی میں وزن اور معروضی کے دائرے پر نظر ثانی	نظر ثانی شدہ ڈھانچہ

عملی رائے یہ ہے کہ ابتدا میں سب درجات پر ایک ساتھ نفاذ کے بجائے چند منتخب مضامین سے آغاز کیا جائے اور پہلے سال کے تجربے کو سامنے رکھ کر دائرہ بڑھایا جائے۔ ساتھ ہی یہ بات پیشِ نظر رہے کہ تربیت کے بغیر یہ ڈھانچہ کاغذ سے آگے نہیں بڑھے گا۔ ڈی ڈوناٹو بارنز اور ان کے رفقاء (DiDonato-Barnes et al., 2014) کا تجرباتی نتیجہ اسی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جدول دے دینے سے مواد کی درستی تو حاصل ہو جاتی ہے مگر ذہنی سطح کی درستی تربیت ہی سے آتی ہے۔ 495 مدرسہ اساتذہ پر کیے گئے مطالعے کا نتیجہ بھی یہی ہے۔28

10۔ حدودِ تحقیق

- نمونہ 10 فیصد پرچوں پر مشتمل ہے، اس لیے نتائج شماریاتی استدلال کے تابع ہیں۔
- مجوزہ وزن کی جدول نظری استدلال اور IBCC کے معیار پر مبنی ہے۔
- یہ تحقیق سوالات کی سطح تک محدود ہے؛ طلبہ کی کارکردگی اور جوابی کاپیوں کی جانچ اس کے دائرے میں شامل نہیں۔

11۔ نتیجۂ بحث و سفارشات

کنز المدارس بورڈ کے 250 پرچوں اور 12,449 سوالات کے اس تجزیے سے تین باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں۔ پہلی یہ کہ بورڈ کا نظام ضابطہ بندی کی نمایاں صلاحیت رکھتا ہے: 97.6 فیصد پرچے ایک ہی ساخت پر ہیں اور ہر پرچے کے ساتھ حوالہ جاتی جدول موجود ہے۔ دوسری یہ کہ اس ساختی نظم کے باوجود سوالات کی ذہنی سطح کا کوئی اعلانیہ ضابطہ نہیں، اور نتیجتاً 91.1 فیصد سوالات ادنیٰ دو

درجات میں ہیں جبکہ اعلیٰ تین درجات عملاً غائب ہیں۔ تیسری یہ کہ رکاوٹ نصاب میں نہیں: آلی علوم کے پرچے اجراء کی سطح تک پہنچتے ہیں اور طویل سوالات میں فہم کا تناسب نمایاں ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ گنجائش موجود ہے۔

اس بنا پر درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

- جدولِ تخصیص کو ہر پرچے کے ساتھ لازمی قرار دیا جائے، اور پرچہ اس کے بغیر نامکمل شمار ہو۔
- ہر درجے کے لیے بلوم وزن اعلانیہ طور پر مقرر اور شائع کیا جائے۔
- طویل سوالات میں آزادانہ انتخاب کی جگہ اندرونی اختیار کا نظام نافذ کیا جائے، تاکہ مقررہ وزن طالبِ علم کے انتخاب سے متأثر نہ ہو۔
- اعلیٰ درجات کے سوالات کے لیے نیا مواد پرچے کے اندر کا اصول ہدایات میں بطورِ وضاحتی شق شامل کیا جائے۔
- ہر پرچے کے ساتھ معیارِ نمبرات لازم کیا جائے، بالخصوص تجزیہ، تقویم اور تخلیق کے سوالات کے لیے۔
- ممتحنین کی تربیت کا باقاعدہ پروگرام شروع کیا جائے جس کا مرکزی نکتہ یہ ہو کہ درجہ فعل کے لفظ سے نہیں، مطلوبہ ذہنی عمل سے متعین ہوتا ہے۔
- پرچہ سازی کے ضابطے میں بین السنین تکرار کی حد مقرر کی جائے۔
- نفاذ کے بعد ہر سال بلوم آڈٹ کیا جائے اور اسی منہج پر اس کے نتائج شائع کیے جائیں۔

آخر میں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ زیرِ نظر تجویز کا مقصد درسِ نظامی کی روایت میں کوئی اجنبی چیز داخل کرنا نہیں۔ اعتراض و جواب، منشأِ اختلاف کا تعین اور وجہِ ترجیح کا بیان اس روایت کا اپنا سرمایہ ہے۔ مقصود صرف یہ ہے کہ جو کچھ درس گاہ میں پہلے سے ہوتا ہے، امتحانی پرچہ اسے بھی ماپنا شروع کرے۔

کتابیات

Ahmad, I. F., N. H. P. S. Putro, Z. S. Thontowi, A. Syafii, and M. A. Subakti. "Trends in the Implementation of Higher-Order Thinking Skills in Islamic Religious Education in Madrasahs and Schools: A Systematic Literature Review." *Jurnal Pendidikan Islam* 9, no. 2 (2020): 195–216. doi:10.14421/jpi.2020.92.195-216.

Ali, A. B., et al. "Electronic Evaluation of Quality of Exams' Questions Written in Arabic Language Based on Bloom's Taxonomy." *IJARCCE* 12, no. 8 (2023). doi:10.17148/*IJARCCE*.2023.12806.

Anderson, L. W., and D. R. Krathwohl, eds. *A Taxonomy for Learning, Teaching, and Assessing: A Revision of Bloom's Taxonomy of Educational Objectives*. New York: Longman, 2001.

Asror, M., et al. "Cognitive Level Mapping of Indonesian Arabic Olympiad Questions: A Bloom's Taxonomy Analysis." *ATHLA: Journal of Arabic Teaching, Linguistic and Literature* 7, no. 1 (2026). doi:10.22515/athla.v7i1.13918.

Bloom, B. S., ed. *Taxonomy of Educational Objectives: The Classification of Educational Goals; Handbook I: Cognitive Domain*. New York: David McKay, 1956.

Cerci Akcay, H., et al. "Cognitive Alignment and Assessment Validity in a High-Stakes Dental Specialty Examination: A Bloom's Taxonomy-Based Analysis." *BMC Medical Education* (2026). doi:10.1186/s12909-026-09338-w.

Chandio, M. T., N. Zafar, and G. M. Solangi. "Bloom's Taxonomy: Reforming Pedagogy through Assessment." *Journal of Education and Educational Development* 8, no. 1 (2021): 109–40.

DiDonato-Barnes, N., H. Fives, and E. S. Krause. "Using a Table of Specifications to Improve Teacher-Constructed Traditional Tests: An Experimental Design." *Assessment in Education: Principles, Policy & Practice* (2014). doi:10.1080/0969594X.2013.808173.

Ekawati, M. N., et al. "Alignment of Aqidah Akhlak Items with Basic Competency Indicators: Mapping and Cognitive Analysis." *Journal of Islamic Education* 11, no. 1 (2026). doi:10.35723/jie.v11i1.707.

E-Rubab, U., S. Aslam, and M. Asghar. "Promoting Higher-Order Thinking through Bloom's Taxonomy: A Review Study." *Journal of Regional Studies Review* 5, no. 1 (2026): 45–52.

Fives, H., and N. Barnes. "Table of Specifications." In *The SAGE Encyclopedia of Educational Research, Measurement, and Evaluation*, edited by B. B. Frey, 1655–57. Thousand Oaks, CA: SAGE Publications, 2018.

Ing, L. M., et al. "Validity of Teacher-Made Assessment: A Table of Specification Approach." *Asian Social Science* 11, no. 5 (2015): 193. doi:10.5539/ass.v11n5p193.

Inter Boards Coordination Commission (IBCC). *Model Assessment Framework 2024 for Grades 9–12*. Islamabad: IBCC, 2024.

Iqbal, J., O. Ullah, and M. Nisar. "Analysis of Question Papers of Physics on Bloom Taxonomy at Secondary Level." *Global Regional Review* 4, no. 4 (2019): 29–36. doi:10.31703/grr.2019(IV-IV).04.

Ismail, T. B., A. G. B. Raslan, and M. S. Sahrir. "Taqwīm as'ilat al-adab wa-al-nuṣūṣ fī al-Shahādah al-Dīnīyah al-'Āliyah al-Mālīzīyah fī ḍaw' mustawayāt Blūm al-ma'rifīyah: dirāsah waṣfīyah" [Evaluating the literature and texts questions of the Malaysian Higher Religious Certificate in the light of Bloom's cognitive levels: A descriptive study]. *al-Tajdīd* 24, no. 47 (2020): 135–60. doi:10.31436/attajdid.v24i47.560.

Kainat, N., et al. "A Critical Analysis of English Question Papers from the Federal Board through the Lens of Bloom's Taxonomy Cognitive Domains." *Pakistan Journal of Education* 41, no. 2 (2024). doi:10.30971/pje.v41i2.2671.

Krippendorff, K. *Content Analysis: An Introduction to Its Methodology*. 4th ed. Thousand Oaks, CA: SAGE Publications, 2018.

Lalrinawma, H., et al. "Analysis and Comparison of MBSE and CBSE Social Science Examination Question Papers Based on Revised Bloom's Taxonomy." *International Journal for Multidisciplinary Research* 8, no. 4 (2026). doi:10.36948/ijfmr.2026.v08i04.85318.

Mazhar, M., et al. "A Comparative Study of Cognitive Demands Based on Bloom's Taxonomy in English Exam Questions at Matriculation Level in Pakistan." *Annual Methodological Archive Research Review* (2025). doi:10.63075/84wk5c29.

Muhayimana, T., L. Kwizera, and M. R. Nyirahabimana. "Using Bloom's Taxonomy to Evaluate the Cognitive Levels of Primary Leaving English Exam Questions in Rwandan Schools." *Curriculum Perspectives* (2022). doi:10.1007/s41297-021-00156-2.

Newman, I., J. Lim, and F. Pineda. "Content Validity Using a Mixed Methods Approach: Its Application and Development through the Use of a Table of Specifications Methodology." *Journal of Mixed Methods Research* (2013). doi:10.1177/1558689813476922.

Notar, C. E., D. C. Zuelke, J. D. Wilson, and B. D. Yunker. "The Table of Specifications: Insuring Accountability in Teacher Made Tests." *Journal of Instructional Psychology* (2004).

Nugraha, M. S. "Kesesuaian butir soal buku Al-Qur'an Hadis kelas X Madrasah Aliyah dengan pendekatan HOTS dan LOTS dalam Kurikulum 2013" [The conformity of test items in the Grade X Madrasah Aliyah Qur'an-Hadith textbook with the HOTS and LOTS approach in the 2013 Curriculum]. *Epistemic: Jurnal Ilmiah Pendidikan* 4, no. 3 (2025). doi:10.70287/epistemic.v4i3.278.

Otaya, L. G., et al. "Assessment of Teachers' Ability to Develop HOTS-Based Test Items: A GRM Analysis." *Jurnal Ilmiah Peuradeun* 13, no. 3 (2025). doi:10.26811/peuradeun.v13i3.1555.

Raymond, M. R., and J. P. Grande. "A Practical Guide to Test Blueprinting." *Medical Teacher* (2019). doi:10.1080/0142159X.2019.1595556.

ادارہ جاتی دستاویزات

کنز المدارس بورڈ پاکستان۔ سالانہ و ضمنی امتحانات کے سوالیہ پرچہ جات، 2023ء تا 2026ء۔ بورڈ کے ذخیرے سے حاصل کردہ، غیر مطبوعہ۔

کنز المدارس بورڈ پاکستان۔ ((کوڈ بک: درجات، مضامین، پرچہ کوڈ اور مقررہ کتب کی فہرست))۔ ایڈیشن 2025–26۔ ادارہ جاتی دستاویز۔

ضمیمہ (الف): خالی جدولِ تخصیص

درجہ: _____ مضمون و کوڈ: _____ کتاب: _____ سال: _____

نصابی حصہ	معروضی	مختصر	طویل	کل	یاد	فہم	اجراء	تجزیہ	تقویم	تخلیق
معروضی (پہلا 40%)	20	–	–	20						
حصہ اول	–			32						
حصہ دوم	–			28						
حصہ سوم	–			20						
میزان	**20**	**40**	**40**	**100**						

نام و دستخط ممتحن: _____ تاریخ: _____

توثیق شعبۂ الامتحانات: _____ تاریخ: _____

ضمیمہ (ب): مجوزہ ماڈل پر بنایا گیا نمونہ پرچہ

ذیل کا پرچہ مجوزہ ماڈل کی عملی صورت دکھانے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ یہ حصہ 8.6 کی جدول 19 سے بعینہٖ مطابقت رکھتا ہے۔ ہر سوال کے آگے قوسین میں اس کی ذہنی سطح اور نمبر درج ہیں؛ طالبِ علم کو دیے جانے والے اصل پرچے میں یہ اندراج نہیں ہو گا، وہاں صرف نمبر لکھے جائیں گے۔ سطحوں کا اندراج ممتحن کی نقل، جدولِ تخصیص اور معیارِ نمبرات تک محدود رہے گا۔

پرچہ کوڈ، درجہ اور مقررہ کتاب بورڈ کی کوڈ بک کے مطابق ہیں۔(Kanz-ul-Madaris Board, Code Book)

پرچہ کوڈ: KMD455 النحو (الکافیہ)، الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ، سالِ دوم

تفصیل	اندراج
مقررہ کتاب	الكافية في علم النحو، للعلامة جمال الدين ابن الحاجب
مقررہ حصہ	مکمل کتاب
کل نمبر	100 (معروضی 20 + انشائیہ 80)
وقت	معروضی 30 منٹ + انشائیہ 2 گھنٹے 30 منٹ
مقررہ وزن	یاد 25، فہم 30، اجراء 25، تجزیہ 15، تقویم 5، تخلیق صفر

حصہ اول: معروضی (20 نمبر، 30 منٹ، تمام سوالات لازمی)

دائرہ: نصاب کا پہلا 40 فیصد۔ ہر سوال ایک نمبر کا ہے۔

1۔ الكلمة کی تعریف ماتن کے نزدیک کیا ہے؟ [یادداشت]

(الف) لفظ وضع لمعنى مفرد (ب) ما تضمن كلمتين بالإسناد (ج) ما دل على معنى في نفسه (د) ما اختلف آخره باختلاف العوامل

2۔ الكلام کے متحقق ہونے کے لیے ضروری ہے: [یادداشت]

(الف) دو حرفوں کا اجتماع (ب) دو کلموں کا اسناد کے ساتھ ہونا (ج) فعل کا بہر صورت موجود ہونا (د) تین کلموں کا ہونا

3۔ ماتن کے مطابق الجرّ کس چیز کی علامت ہے؟ [یادداشت]

(الف) الفاعلية (ب) المفعولية (ج) الإضافة (د) الظرفية

4۔ درج ذیل میں سے کون سی چیز اسم کے خواص میں سے نہیں؟ [یادداشت]

(الف) دخولِ لام (ب) تنوین (ج) الإضافة (د) دخولِ قد

5۔ غیر منصرف کی علتیں ماتن کے شعر کے مطابق کتنی ہیں؟ [یادداشت]

(الف) سات (ب) آٹھ (ج) نو (د) دس

6۔ مساجد کے غیر منصرف ہونے کی علت کیا ہے؟ [یادداشت]

(الف) العدل (ب) الوصف (ج) الجمع (صیغۂ منتہی الجموع) (د) العجمة

7۔ المفعول المطلق کی اقسام ماتن کے نزدیک یہ ہیں: [یادداشت]

(الف) تاکید، نوع، عدد (ب) تاکید، تعلیل، تخصیص (ج) نوع، عدد، تعلیل (د) تاکید، نوع، تعلیل

8۔ التوابع کی تعریف کیا ہے؟ [یادداشت]

(الف) كل ثان بإعراب سابقه من جهة واحدة (ب) كل اسم نسب إليه شيء (ج) ما يبين هيئة الفاعل (د) ما يرفع الإبهام

9۔ درج ذیل میں سے کون سا لفظ تاکیدِ معنوی کے الفاظ میں سے نہیں؟ [یادداشت]

(الف) نفسه (ب) أجمع (ج) كلا هما (د) جميعه

10۔ البدل کی اقسام ماتن کے نزدیک ہیں: [یادداشت]

(الف) کل، بعض، اشتمال، غلط (ب) کل، بعض، تفصیل، غلط (ج) کل، جزء، اشتمال، تعیین (د) بعض، اشتمال، تعیین، غلط

11۔ الحال کا عامل ماتن کے مطابق کیا ہوتا ہے؟ [یادداشت]

(الف) صرف فعل (ب) فعل، یا اس کا شبہ، یا اس کا معنیٰ (ج) صرف حرفِ جر (د) صرف اسمِ فاعل

12۔ منادیٰ جب مفرد معرفہ ہو تو اس کا حکم کیا ہے؟ [یادداشت]

(الف) منصوب ہو گا (ب) مجرور ہو گا (ج) دونوں وجہیں جائز ہیں (د) جس چیز سے مرفوع ہوتا ہے اسی پر مبنی ہو گا

13۔ ضرب غلامَه زيدٌ جائز اور ضرب غلامُه زيدًا ممتنع ہونے کی وجہ کیا ہے؟ [فہم]

(الف) فاعل کا معرفہ ہونا ضروری ہے (ب) اصل یہ ہے کہ فاعل اپنے فعل سے متصل ہو (ج) مفعول کا مؤخر ہونا واجب ہے (د) ضمیر کا مرجع مقدم ہونا چاہیے

14۔ شرٌّ أهرَّ ذا نابٍ میں نکرہ سے ابتدا کیوں جائز ہوئی؟ [فہم]

(الف) کیونکہ خبر ظرف ہے (ب) کیونکہ نکرہ کسی وجہ سے مخصص ہو گیا (ج) کیونکہ مبتدا مؤخر ہے (د) کیونکہ یہ ضرورتِ شعری ہے

15۔ نفخةٌ واحدةٌ میں واحدة نعت کس فائدے کے لیے ہے؟ [فہم]

(الف) تخصیص (ب) توضیح (ج) تاکید (د) مدح

16۔ المستثنى المنقطع سے مراد کیا ہے؟ [فہم]

(الف) جو إلا کے بعد ہو اور مستثنیٰ منہ سے خارج ہو (ب) جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو (ج) جو غیر کے بعد آئے (د) جو إلا کے بعد ہو مگر مستثنیٰ منہ سے خارج نہ ہو

17۔ الإضافة اللفظية کا فائدہ کیا ہے؟ [فہم]

(الف)تعریف(ب)تخصیص(ج)صرف لفظی تخفیف(د)ظرفیت

18۔عطف البیان اور النعت میں بنیادی فرق کیا ہے؟[فہم]

(الف)عطفِ بیان صفت نہیں ہوتا بلکہ متبوع کی توضیح کرتا ہے(ب)عطفِ بیان ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے(ج)نعت میں حرفِ عطف آتا ہے(د)عطفِ بیان کا اعراب متبوع سے مختلف ہوتا ہے

19۔جاءني راكبًا رجلٌ میں حال کو مقدم کیوں کیا گیا؟[اجراء]

(الف)کیونکہ عامل معنوی ہے(ب)کیونکہ صاحبِ حال نکرہ ہے(ج)کیونکہ حال جملہ ہے(د)کیونکہ حال مؤکدہ ہے

20۔ما لك وزيدًا؟ میں زیدًا کا اعراب اور اس کی وجہ کیا ہے؟[اجراء]

(الف)معطوف، کیونکہ عطف جائز ہے(ب)مفعول معہ، کیونکہ فعل معنیً ہے اور عطف جائز نہیں(ج)حال، کیونکہ ہیئت بیان کرتا ہے(د)تمیز، کیونکہ ابہام رفع کرتا ہے

معروضی کی تقسیم: یادداشت 12 نمبر (1 تا 12)، فہم 6 نمبر (13 تا 18)، اجراء 2 نمبر (19 و 20)۔

پرچہ دوم: انشائیہ (80 نمبر، 2 گھنٹے 30 منٹ)

حصہ الف: مختصر سوالات (40 نمبر)

بارہ سوالات دیے گئے ہیں، کوئی سے دس حل کریں۔ ہر سوال 4 نمبر کا ہے۔

1۔الإعراب کی تعریف لکھیں اور اس کی تینوں اقسام بتا کر ہر ایک کا مدلول بیان کریں۔(2+2)[یادداشت،4نمبر]

2۔المفعول له اور المفعول معه میں فرق واضح کریں اور ہر ایک کی ایک مثال دیں۔(2+2)[فہم،4نمبر]

3۔درج ذیل جملوں میں حال کی نشان دہی کریں اور اس کے صاحب کا تعین کریں:(الف)رجع القائدُ ظافرًا(ب)سلَّمتُ على المريضِ مبتسمًا (2+2)[اجراء،4نمبر]

4۔الإضافة المعنوية اور الإضافة اللفظية میں فرق بیان کریں اور ہر ایک کی ایک مثال دیں۔(2+2)[فہم،4نمبر]

5۔ضمير الفصل کسے کہتے ہیں؟ اس کا فائدہ اور اس کی شرط بیان کریں۔(2+2)[فہم،4نمبر]

6۔الصفة المشبهة کی تعریف لکھیں اور اس کے عمل کے بارے میں ماتن کا قول ذکر کریں۔(2+2)[یادداشت،4نمبر]

7۔اسم الفاعل اور الصفة المشبهة میں بنیادی فرق واضح کریں۔(4)[فہم،4نمبر]

8۔درج ذیل افعال سے اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول بنائیں اور صیغے کا قاعدہ بتائیں:استخرج،أكرم(2+2)[اجراء،4نمبر]

9۔درج ذیل جملوں میں فعلِ مضارع کے ناصب کی نشان دہی کریں:(الف)اجتهدتُ كي أنجحَ(ب)وما كان اللهُ ليعذبَهم(2+2)[اجراء،4نمبر]

10۔درج ذیل دو جملوں میں حتی کے بعد ایک جگہ نصب ہے اور دوسری جگہ رفع۔ اس فرق کا سبب اور دونوں کے معنوی نتیجے کا تجزیہ کریں:(الف)سرتُ حتى تغيبَ الشمسُ(ب)مرض فلانٌ حتى لا يرجونه(2+2)[تجزیہ،4نمبر]

11۔التمييز کی دو اقسام کی وضاحت کریں اور ہر ایک کی مثال دیں۔(2+2)[فہم،اضافی،4نمبر]

12۔درج ذیل میں کم کی تمیز کا اعراب متعین کریں اور وجہ بتائیں:كم كتابًا قرأتَ؟ اوركم كتابٍ قرأتُ!(2+2)[اجراء،اضافی،4نمبر]

حصہ ب: طویل سوالات (40 نمبر)

چاروں سوالات لازمی ہیں۔ ہر سوال 10 نمبر کا ہے۔ ہر سوال میں "یا" کے تحت دیے گئے بدل میں سے کوئی ایک حل کریں۔

سوال 1، حصہ اول (10 نمبر): درج ذیل عبارت کو سامنے رکھ کر تینوں مطالبات پورے کریں:حضر التلاميذُ إلى المدرسةِ إلا محمدًا مبكرين رغبةً في العلم

(الف)پوری عبارت پر مکمل اعراب لگائیں۔[اجراء،4](ب)عبارت کا بامحاورہ اردو ترجمہ کریں۔[فہم،3](ج)إلا محمدًا،مبكرين اور رغبةً: ان تینوں کی وجہِ اعراب بیان کریں۔[تجزیہ،3]

یا:درج ذیل عبارت پر یہی تینوں مطالبات:ما قام القومُ إلا زيدًا فرحين بالنصر تعظيمًا للقائد۔ (الف)اعراب[اجراء،4]،(ب)ترجمہ[فہم،3]، (ج)إلا زيدًا،فرحين اورتعظيمًا کی وجہِ اعراب[تجزیہ،3]۔

سوال2، حصہ اول(10نمبر):(الف)المستثنی کی تعریف لکھیں،اس کی اقسام بیان کریں،اور وہ مواضع گنوائیں جن میں مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے۔[یاد داشت،5] (ب)درج ذیل امثلہ میں مستثنیٰ کا اعراب متعین کرکے مختصر وجہ بیان کریں:قام القومُ إلا زيدًا،ما جاءني أحدٌ إلا زيدٌ،ما ضربني إلا زيدٌ،جاء القومُ خلا زيدٍ،قرأتُ إلا يومَ كذا۔[اجراء،5]

یا:(الف)المنادی کی تعریف اور اس کے بناء واعراب کے احکام تفصیل سے بیان کریں۔[یاد داشت،5] (ب)درج ذیل امثلہ میں منادیٰ کا حکم بیان کریں مع الوجہ:يا زيدُ،يا عبدَ اللهِ،يا طالعًا جبلًا،يا رجلًا لَزيدٍ۔[اجراء،5]

سوال3، حصہ دوم(10نمبر):ماتن نے لا حولَ ولا قوةَ إلا بالله میں پانچ وجوہِ اعراب ذکر کی ہیں۔(الف)ان پانچوں وجوہ کو الگ الگ لکھ کر بتائیں کہ ہر وجہ کس نحوی بنیاد پر قائم ہے،یعنی کس صورت میں لا عمل کر رہی ہے اور کس صورت میں نہیں۔[تجزیہ،5] (ب)ماتن ہی کی عبارت کی روشنی میں جانچیں کہ ان میں سے کون سی وجہ ضعیف قرار دی گئی ہے اور اس ضعف کی نحوی بنیاد کیا ہے۔اپنی ذاتی رائے نہیں بلکہ ماتن کے بیان کردہ اصول کو معیار بنائیں۔[تقویم،5]

یا:ماتن نے التوابع میں البدل اور عطف البیان کو الگ الگ باب قرار دیا ہے۔(الف)دونوں کی تعریفات سامنے رکھ کر ان کے درمیان امتیاز کا تجزیہ کریں کہ فرق کس بنیاد پر قائم ہے۔[تجزیہ،5](ب)ماتن نے أنا ابنُ التاركِ البكريّ بشرٍ میں بشر کو عطفِ بیان قرار دیا،بدل نہیں۔ماتن کے بیان کردہ اصول کی روشنی میں اس ترجیح کی قوت جانچیں۔[تقویم،5]

سوال4، حصہ دوم(10نمبر):(الف)المضمر کی تعریف لکھیں اور اس کی اقسام(متصل ومنفصل، اور مرفوع، منصوب ومجرور کے اعتبار سے پانچ انواع) کی وضاحت کریں۔[فہم،5](ب)درج ذیل میں ضمیر کی نوع متعین کریں:إياك نعبدُ، غلامُهما۔[اجراء،2](ج)ماتن نے ضمیرِ منفصل کے جواز کی جو وجوہ ذکر کی ہیں،ان کی روشنی میں تجزیہ کریں کہ إياك ضربتُ میں متصل کے بجائے منفصل کیوں لایا گیا۔[تجزیہ،3]

یا:(الف)الموصول کی تعریف لکھیں اور صلہ وعائد کی شرائط کی وضاحت کریں۔[فہم،5](ب)ضربتُ زيدًا سے زید کے بارے میں الذي کے ذریعے اخبار کی صورت بنائیں۔[اجراء،2](ج)ماتن نے ضمیرِ شان، موصوف وصفت، مصدرِ عامل اور حال میں اخبار کو ممتنع قرار دیا ہے۔اس امتناع کی مشترکہ بنیاد کا تجزیہ کریں۔ [تجزیہ،3]

اس نمونہ پرچے میں تین اصول بیک وقت ملحوظ ہیں۔اول، اجراء، تجزیہ اور تقویم کے ہر سوال میں درکار نیا مواد(نئی عربی عبارت یا نئی مثال)خود پرچے کے اندر فراہم کر دیا گیا ہے، اس لیے کوئی سوال شرح یا حاشیے کا محتاج نہیں۔دوم، تقویم کا واحد سوال ماتن کے اپنے بیان کردہ اصول پر جانچ کا مطالبہ کرتا ہے، طالبِ علم کی ذاتی رائے کا نہیں۔سوم، چاروں طویل سوالات لازمی ہیں اور ہر بدل اپنے اصل سوال ہی کی سطح، اسی نصابی حصے اور اسی نمبر تقسیم پر ہے، اس لیے طالبِ علم کا انتخاب جدولِ تخصیص کو متاثر نہیں کرتا۔

ضمیمہ (ج): کوڈنگ ورک بک

اس تحقیق کے لیے ایکسل(Excel) میں ایک مکمل کوڈنگ ورک بک تیار کی گئی، جس میں پانچ شیٹیں شامل ہیں:250 پرچوں کی فہرست مع ساختی اعداد، 1,200 کوڈ شدہ سوالات مع متن اور درجہ، نتائج کی جدولیں، بین السنین تکرار کے 163 سوالات، اور ضابطۂ کوڈنگ۔ نمونے کے انتخاب کا بے ترتیب بیج 20260927 ہے۔

تحقیقی اخلاقیات: زیرِ تجزیہ تمام پرچے 2023ء تا 2026ء کے وہ امتحانات ہیں جو منعقد ہو چکے ہیں اور جن کا مواد عوامی سطح پر دستیاب ہے۔ چونکہ یہ کسی خفیہ یا محدود دستاویز کی نوعیت نہیں رکھتے، اس لیے انہیں عوامی طور پر دستیاب مواد کے طور پر تجزیے میں شامل کیا گیا ہے۔ تجزیے میں کسی ممتحن، ادارے یا طالبِ علم کا نام شامل نہیں، اور نہ ہی کسی فرد کی کارکردگی زیرِ بحث آئی ہے۔

دائرۂ کار کی وضاحت: اس تحقیق کا مقصد کسی طور بورڈ کی پالیسی میں مداخلت نہیں۔ یہ ایک علمی و تجزیاتی مطالعہ ہے جو دستیاب پرچوں کے اعداد سامنے رکھتا ہے اور ان کی بنیاد پر ایک تجویز پیش کرتا ہے؛ کسی تجویز کو اختیار کرنا، ترمیم کرنا یا نظر انداز کرنا مکمل طور پر بورڈ کے مجازِ منظوری اداروں کا حق ہے۔

1 M. T. Chandio, N. Zafar, and G. M. Solangi, "Bloom's Taxonomy: Reforming Pedagogy through Assessment," *Journal of Education and Educational Development* 8, no. 1 (2021): 109–40; U. E-Rubab, S. Aslam, and M. Asghar, "Promoting Higher-Order Thinking through Bloom's Taxonomy: A Review Study," *Journal of Regional Studies Review* 5, no. 1 (2026): 45–52.

2 کنز المدارس بورڈ پاکستان، ((کوڈ بک: درجات، مضامین، پرچہ کوڈ اور مقررہ کتب کی فہرست))، ایڈیشن 2025–26 (ادارہ جاتی دستاویز)۔

3 B. S. Bloom, ed., *Taxonomy of Educational Objectives: The Classification of Educational Goals; Handbook I: Cognitive Domain* (New York: David McKay, 1956).

4 L. W. Anderson and D. R. Krathwohl, eds., *A Taxonomy for Learning, Teaching, and Assessing: A Revision of Bloom's Taxonomy of Educational Objectives* (New York: Longman, 2001).

5 Anderson and Krathwohl, *Taxonomy for Learning*.

6 H. Fives and N. Barnes, "Table of Specifications," in *The SAGE Encyclopedia of Educational Research, Measurement, and Evaluation*, ed. B. B. Frey (Thousand Oaks, CA: SAGE Publications, 2018), 1655–57.

7 C. E. Notar et al., "The Table of Specifications: Insuring Accountability in Teacher Made Tests," *Journal of Instructional Psychology* (2004); I. Newman, J. Lim, and F. Pineda, "Content Validity Using a Mixed Methods Approach: Its Application and Development through the Use of a Table of Specifications Methodology," *Journal of Mixed Methods Research* (2013), doi:10.1177/1558689813476922; M. R. Raymond and J. P. Grande, "A Practical Guide to Test Blueprinting," *Medical Teacher* (2019), doi:10.1080/0142159X.2019.1595556.

8 N. DiDonato-Barnes, H. Fives, and E. S. Krause, "Using a Table of Specifications to Improve Teacher-Constructed Traditional Tests: An Experimental Design," *Assessment in Education: Principles, Policy & Practice* (2014), doi:10.1080/0969594X.2013.808173; L. M. Ing et al., "Validity of Teacher-Made Assessment: A Table of Specification Approach," *Asian Social Science* 11, no. 5 (2015): 193, doi:10.5539/ass.v11n5p193.

9 Chandio, Zafar, and Solangi, "Bloom's Taxonomy"; N. Kainat et al., "A Critical Analysis of English Question Papers from the Federal Board through the Lens of Bloom's Taxonomy Cognitive Domains," *Pakistan Journal of Education* 41, no. 2 (2024), doi:10.30971/pje.v41i2.2671; M. Mazhar et al., "A Comparative Study of Cognitive Demands Based on Bloom's Taxonomy in English Exam Questions at Matriculation Level in Pakistan," *Annual Methodological Archive Research Review* (2025), doi:10.63075/84wk5c29; J. Iqbal, O. Ullah, and M. Nisar, "Analysis of Question Papers of Physics on Bloom Taxonomy at Secondary Level," *Global Regional Review* 4, no. 4 (2019): 29–36, doi:10.31703/grr.2019(IV-IV).04.

10 T. Muhayimana, L. Kwizera, and M. R. Nyirahabimana, "Using Bloom's Taxonomy to Evaluate the Cognitive Levels of Primary Leaving English Exam Questions in Rwandan Schools," *Curriculum Perspectives* (2022), doi:10.1007/s41297-021-00156-2; H. Cerci Akcay et al., "Cognitive Alignment and Assessment Validity in a High-Stakes Dental Specialty Examination: A Bloom's Taxonomy-Based Analysis," *BMC Medical Education* (2026), doi:10.1186/s12909-026-09338-w; H. Lalrinawma et al., "Analysis and Comparison of MBSE and CBSE Social Science Examination Question Papers Based on Revised Bloom's Taxonomy," *International Journal for Multidisciplinary Research* 8, no. 4 (2026), doi:10.36948/ijfmr.2026.v08i04.85318.

11 T. B. Ismail, A. G. B. Raslan, and M. S. Sahrir, "Taqwīm as'ilat al-adab wa-al-nuṣūṣ fī al-Shahādah al-Dīnīyah al-'Āliyah al-Mālīzīyah fī ḍaw' mustawayāt Blūm al-ma'rifīyah: dirāsah waṣfīyah" [Evaluating the literature and texts questions of the Malaysian Higher Religious Certificate in the light of Bloom's cognitive levels: A descriptive study], *al-Tajdīd* 24, no. 47 (2020): 135–60, doi:10.31436/attajdid.v24i47.560; A. B. Ali et al., "Electronic Evaluation of Quality of Exams' Questions Written in Arabic Language Based on Bloom's Taxonomy," *IJARCCE* 12, no. 8 (2023), doi:10.17148/*IJARCCE*.2023.12806; M. S. Nugraha, "Kesesuaian butir soal buku Al-Qur'an Hadis kelas X Madrasah Aliyah dengan pendekatan HOTS dan LOTS

dalam Kurikulum 2013" [The conformity of test items in the Grade X Madrasah Aliyah Qur'an-Hadith textbook with the HOTS and LOTS approach in the 2013 Curriculum], *Epistemic: Jurnal Ilmiah Pendidikan* 4, no. 3 (2025), doi:10.70287/epistemic.v4i3.278; M. N. Ekawati et al., "Alignment of Aqidah Akhlak Items with Basic Competency Indicators: Mapping and Cognitive Analysis," *Journal of Islamic Education* 11, no. 1 (2026), doi:10.35723/jie.v11i1.707.

12 M. Asror et al., "Cognitive Level Mapping of Indonesian Arabic Olympiad Questions: A Bloom's Taxonomy Analysis," *ATHLA: Journal of Arabic Teaching, Linguistic and Literature* 7, no. 1 (2026), doi:10.22515/athla.v7i1.13918; L. G. Otaya et al., "Assessment of Teachers' Ability to Develop HOTS-Based Test Items: A GRM Analysis," *Jurnal Ilmiah Peuradeun* 13, no. 3 (2025), doi:10.26811/peuradeun.v13i3.1555; I. F. Ahmad et al., "Trends in the Implementation of Higher-Order Thinking Skills in Islamic Religious Education in Madrasahs and Schools: A Systematic Literature Review," *Jurnal Pendidikan Islam* 9, no. 2 (2020): 195–216, doi:10.14421/jpi.2020.92.195-216.

13 Inter Boards Coordination Commission (IBCC), *Model Assessment Framework 2024 for Grades 9–12* (Islamabad: IBCC, 2024), 32, table 5 (Matrix of Minimum Standards).

14 K. Krippendorff, *Content Analysis: An Introduction to Its Methodology*, 4th ed. (Thousand Oaks, CA: SAGE Publications, 2018).

15 کنز المدارس بورڈ پاکستان، سالانہ و ضمنی امتحانات کے سوالیہ پرچہ جات، 2023ء تا 2026ء (بورڈ کے ذخیرے سے حاصل کردہ، غیر مطبوعہ)۔

16 کنز المدارس بورڈ، ((کوڈ بک))، ایڈیشن 2025–26۔

17 Anderson and Krathwohl, *Taxonomy for Learning*.

18 Cerci Akcay et al., "Cognitive Alignment."

19 Ismail, Raslan, and Sahrir, "Taqwīm as'ilat al-adab."

20 Muhayimana, Kwizera, and Nyirahabimana, "Using Bloom's Taxonomy"; Ismail, Raslan, and Sahrir, "Taqwīm as'ilat al-adab"; Ali et al., "Electronic Evaluation"; Nugraha, "Kesesuaian butir soal"; Chandio, Zafar, and Solangi, "Bloom's Taxonomy"; Asror et al., "Cognitive Level Mapping."

21 Asror et al., "Cognitive Level Mapping."

22 کنز المدارس بورڈ پاکستان، پرچہ سازی کی ہدایات (پیپر پیٹرن) برائے ممتحنین (ادارہ جاتی دستاویز، غیر مطبوعہ)۔

23 Otaya et al., "Assessment of Teachers' Ability."

24 IBCC, *Model Assessment Framework*, 32.

25 کنز المدارس بورڈ، ((کوڈ بک))، ایڈیشن 2025–26۔

26 Anderson and Krathwohl, *Taxonomy for Learning*.

27 Otaya et al., "Assessment of Teachers' Ability."

28 DiDonato-Barnes, Fives, and Krause, "Using a Table of Specifications"; Otaya et al., "Assessment of Teachers' Ability."